عربی قواعد وزبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ

عربی قواعد وزبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصّہ سوم

ناشر

کتاب کا نام : عربی کا معلم (حصہ سوم)

مؤلف : مولوی عبدالستار خان

تعداد صفحات : ۲۰۰

قیمت برائے قارئین : =/۵۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ سوم جدید

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصّہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

دیباچۂ کتاب

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہٗ.

اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے کتاب ''تسہیل الادب فی لسان العرب'' الملقب بہ ''عربی کا معلّم'' کا تیسرا حصّہ بھی شائع ہوگیا **فللّٰہ الحمد ولہ الشکر!**

دو سال ہوئے کتابِ مذکور کے دو حصّے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے، لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصّے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی، ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا، وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آ گئے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کیلئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہو سکا، باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین و طالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدر آباد، یوپی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علمِ صرف میں **أفعال و أسماء** کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک

دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی طرح رٹوایا جاتا ہے، یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییعِ اَوقات کا موجب ہے جس کا متحمّل ہر ایک طالب علم نہیں ہوسکتا، اسی لیے طرزِ جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصّہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔

اس تیسرے حصّے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل وتمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔

اس حصّے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں، قواعد کا حصّہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصّہ بھی نہ ہوگا، تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ اس تیسرے حصّے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصّہ سمجھ کر پڑھ سکے گا، احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکے گا، عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا، مگر یہ استعداد اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ خود معلّم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو، یا طالب علم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصّے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصّے میں اسمائے عدد کا مفصّل بیان، حروف کی باریکیاں، علمِ صرف ونحو کی اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

والله الموفق والمستعان

خادمِ افضل اللّسان

عبدالستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصّہ حفظ ہوجائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضراتِ معلّمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصّۂ سوم میں بآسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصّۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلّم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کرسکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصّہ پچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہوسکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کرلیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (جـ) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے، اور معتلِ واوی و یائی کی طرف ''واؤ'' اور ''یا'' سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عربی کا معلّم حصّہ سوم

اَلدَّرۡسُ السَّادِسُ وَالعِشۡرُوۡنَ

اَقۡسَامُ الۡفِعۡلِ

۱۔ عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرد ومزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفۡعُلُ اور امر کا وزن اِفۡعَلۡ اور اُفۡعُلۡ ہے تو ضَرَبَ یَضۡرِبُ اِضۡرِبۡ، سَمِعَ یَسۡمَعُ اِسۡمَعۡ اور کَرُمَ یَکۡرُمُ اُکۡرُمۡ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصّے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: کَانَ (ماضی) یَکُوۡنُ (مضارع) کُنۡ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ= فَعَلَ، یَکُوۡنُ اصل میں یَکۡوُنُ= یَفۡعُلُ اور کُنۡ اصل میں اُکۡوُنۡ= اُفۡعُلۡ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیّرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:

۱.	فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ.
۲.	أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا.
۳.	عَدَّ[1] الرَّاعِيْ[2] غَنَمَهُ[3]	فَرَّ[4] الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ[5] الْوَلَدُ الْكَلْبَ.
٤.	وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى[6] أَحْمَدُ الْكُرَّةَ.
٥.	وَعٰى[7] رَشِيْدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[8] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[9] زَيْدٌ كُرَّاسَةً.

تنبیہ ۱: بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصّہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

---

[1] گِنا [شمار کیا] [2] چرواہا [3] بکریاں [4] بھاگا [5] باندھا [6] پھینکا
[7] یاد رکھا [8] بچایا [9] لپیٹا، طے کیا

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ۳: تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (اَ، اِ، اُ) یا جزم والا ہو: فَأْ تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو مضاعف کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں، اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو معتل کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرفِ علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو معتل الفاء یا مثال کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، جیسے قَالَ.

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتل اللام یا ناقص کہتے ہیں، جیسے رَمٰی.

تنبیہ۴: یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ "واو" یا "یا" سے بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَيَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِيْ اور مصدر رَمْيٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابٌ ہے۔

---

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علت نظر آئے گا، ایسے فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لفیفِ مفروق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل لفیفِ مقرون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵: تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس أَكْرَمَ بروزن أَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فا، عین اور لام سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو، تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو انکی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ''را'' زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ سالم ۲۔ غیر سالم

سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: أَمَرَ

۲۔ مضاعف: جس کا عین اور لام ایک جنس کا ہو: عَدَّ

۳۔ مثال: جس کا فا کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو: قَالَ

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی

۶۔لفیف: جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰـــی، اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰی.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ۶: ہوسکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ أَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔

تنبیہ۷: یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْ[1]	ذَهَبُوْا	وَهَبَ[2]
عَزَّ[3]	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ[4]	تَقَوَّلَ[5]	سُئِلَتْ[6]	تَوَلّٰی[7]
يَقُصُّ[8]	مَلَأَ[9]	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا[10]	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	أَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ[11]	غَيُوْرٌ[12]
اَلْقَاضِيْ	مَوْعُوْدٌ[13]	مَدْعُوٌّ[14]	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ[15]	يَسِيْرٌ[16]

---

[1] وہ بلاتا ہے۔ [2] اس نے عطا کیا۔ [3] عزت والا ہوا۔ [4] اس نے وضو کیا۔
[5] اس نے بات گھڑ لی۔ [6] وہ پوچھی گئی۔ [7] دوست رکھا۔ [8] وہ قصہ بیان کرتا ہے۔
[9] اس نے بھرا۔ [10] وہ قریب ہوا۔ [11] بھرا ہوا۔ [12] غیرت مند۔
[13] وعدہ کیا ہوا۔ [14] بلایا ہوا۔ [15] والی، وارث، دوست۔ [16] آسان، تھوڑا سا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہلِ زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

۲۔ تغیّر تین قسم سے ہوتا ہے:

ا۔ تخفیف: ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے اٰمَنَ، اُءْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مہموز میں ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ ادغام: دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ تعلیل: کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، اِدغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تا کہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کرلو، آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

ا۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ ۱: کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے

مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمّہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو یا سے بدلنا چاہیے۔

أَءْمَنَ سے اٰمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْمِنُ سے اُوْمِنُ[2] کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

إِءْمَانٌ سے إِیْمَانٌ[3] کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ ۲: ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے یَأْمُرُ کو یَامُرُ، یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَۃٌ کو مِیْذَنَۃٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱: یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲: اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ (ـُ) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَۃٌ[4]، یہ واو اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: یَأْمُرُ یا یَاْمُرُ.

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءٰ بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ اِدغام کے قاعدے

قاعدہ ۱: ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو

[1] اس نے ایمان لایا۔ [2] میں ایمان لاتا ہوں۔ [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ

لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ.

قاعدہ ۲: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ.

تنبیہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد، اعانت) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ ۳: اگر مُتَجَانِسَیْنَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَیْنَ میں باہم اِدغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ.

تنبیہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ.

تنبیہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷: اِدغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتحہ کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَيَ، اَيِ اور اَيُ سے ا ہو جاتا ہے:

قَوَ – لَ سے قَا – لَ = قَالَ   خَوِ – فَ سے خَا[1] – فَ = خَافَ

بَيَـ – عَ سے بَا[2] – عَ = بَاعَ   نَيِـ – لَ سے نَا[3] – لَ = نَالَ

دَ – عَوَ سے دَ[4] – عَا = دَعَا   رَ – مَيَ سے رَ[5] – مٰى = رَمٰى

---

[1] خَافَ ڈرنا [2] بَاعَ بیچنا [3] نَالَ پانا [4] دَعَا بلانا [5] رَمٰى پھینکنا

طَوُ - لَ سے طَا - لَ = طَالَ　　يَخْـ - شَيُ سے يَخْـ - شٰي = يَخْشٰى[1]

تنبیہ ۸: یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر اٰيُ صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲: اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:

قُوِ - لَ سے قِيْـ - لَ = قِيْلَ

بُيِـ - عَ سے بِيْـ - عَ = بِيْعَ

يَرْ - مِيُ سے يَرْ - مِيْ = يَرْمِيْ (مضارع از رَمٰى)

تنبیہ ۹: یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر يُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳: کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں:

رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴: کسرہ کے بعد واو ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اِوْ سے اِيْ ہو جاتا ہے:

اِوْ - جَلْ سے اِيْـ - جَلْ = اِيْجَلْ (امر از وَجَلَ: ڈرنا)

مِوْ - زَانٌ سے مِيْـ - زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)

قاعدہ ۵: ضمّہ کے بعد یا ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُيْ سے اُوْ ہو جاتا ہے:

مُيْـ - سِرٌ سے مُوْ - سِرٌ (تونگر)

يُيْـ - قِظُ سے يُوْ - قِظُ (مضارع از أَيْقَظَ: بیدار کرنا، جگانا)

تنبیہ ۱۰: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

---

[1] وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے

قاعدہ ۶: اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:

دَ - عَوُوْا سے دَ - عَوْا = دَعَوْا رَ - مَیُوْا سے رَ - مَوْا = رَمَوْا

یَرْ - ضَیُوْ - نَ سے یَرْ - ضَوْ - نَ = یَرْضَوْنَ

قاعدہ ۷: اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

سَ - رُوُوْا سے سَ - رُوْا = سَرُوْا رَ - ضِیُوْا سے رَ - ضُوْا = رَضُوْا

یَدْ - عُوُوْ - نَ سے یَدْ - عُوْ - نَ = یَدْعُوْنَ

یَر - مِیُوْ - نَ سے یَرْ - مُوْ - نَ = یَرْمُوْنَ

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں:

یَقْوُ - لُ سے یَقُوْ - لُ = یَقُوْلُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں:

یَبْیِ - عُ سے یَبِیْ - عُ = یَبِیْعُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واو یا یا مفتوح ہو تو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں:

یَخْوَ - فُ سے یَخَا - فُ = یَخَافُ (مضارع از خَافَ)

یَنْیَ - لُ سے یَنَا - لُ = یَنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱۔ اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر ۱ اور نمبر ۱۰ سے مستثنیٰ ہیں:

عَوِرَ یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِيَ يَسْوٰی (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واو اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ يَسْوَدُّ، اِبْيَضَّ يَبْيَضُّ.

۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ يَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیّر سے مستثنیٰ ہیں:

مِقْوَلٌ، مِبْيَعٌ، أَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ.

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واو آجائے تو اس کو تا سے بدل کر تا میں اِدغام کردیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا یا، تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے:

إِرْضَاوٌ سے إِرْضَاءٌ (راضی کرنا)　　إِلْقَايٌ سے إِلْقَاءٌ (ڈالنا)

سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)　　بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے جائیں گے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
أَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	أَمَلٌ [۱]
أَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	أَثْرٌ [۲]
أَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	أُلْفَةٌ [۳]
أَدُبَ (ک)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	أَدِيْبٌ		أَدَبٌ [۴]

تنبیہ ا: جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	إِيْلَافٌ (ل) [۵]
أَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	أَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج) [۶]

---

[۱] اُمید کرنا [۲] نقل کرنا [۳] خوگر ہونا، مانوس ہونا [۴] ادیب ہونا

[۵] خوگر بنانا [۶] جمع کرنا، دلجوئی کرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [1]
تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [2]
تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ [3]
اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ [4] (ل)
اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ [5] (ج)

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اَسما میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں، تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: قَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف، یا، واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ، اِيْثِرْ، اِيْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ہمزہ کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے، اور یہ الفاظ اصل میں

---
[1] باہم الفت کرنا [2] اکٹھا ہونا [3] اکٹھا ہونا [4] متحد ہونا [5] اُلفت چاہنا

أُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور أُءْدُبْ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ا: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزۂ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ہمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ، وَأْثِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ.

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب أَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضی)، آلِفْ (امر) اور إِيْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لیے آلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزن أَفْعَلَ، آلِفْ اصل میں أَءْلِفْ بروزن أَفْعِلْ، اور إِيْلَافٌ اصل میں إِءْلَافٌ بروزن إِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیّر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے آلَفَ میں الف ہمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے۔ (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَافٌ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہوجانے کی وجہ سے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۂ اصلیہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ۲: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۂ وصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ، ثُمَّ اجْتَنَبَ. اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیّر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزۂ وصل ساقط ہوجانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ، اسکو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہوسکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ، یُؤْلِفُ کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِیْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ج) لکھا گیا ہے جس سے تغیّرِ جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیّرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان

کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

الف: أَمَلَ رَشِیْدٌ نَجَاحَهُ.	یَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ.	اُومُلْ یَا زَیْدُ! نَجَاحَكَ.
ب: أَخَذَ رَشِیْدٌ كِتَابَهُ.	یَأْخُذُ رَشِیْدٌ كِتَابَهُ.	خُذْ یَا زَیْدُ! كِتَابَكَ.
ج: أَكَلَ رَشِیْدٌ تَمْرَةً.	یَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً.	كُلْ یَا زَیْدُ! سَفَرْجَلَةً.
د: أَمَرَ رَشِیْدٌ بِالْحَقِّ.	یَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ.	مُرْ یَا زَیْدُ! بِالْحَقِّ.
ہ: اِیْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ.	یَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ.	اِیْتَلِفْ یَا زَیْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ.
و: اِتَّخَذَ[1] خَلِیْلٌ مُحَمَّدًا صَدِیْقًا.	یَتَّخِذُ زَیْدٌ حَامِدًا صَدِیْقًا.	اِتَّخِذْ یَا حَامِدُ! كِتَابَكَ أَنِیْسًا.[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُومُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض [بجائے] سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہوگیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزۂ وصل کی

---

[1] بنا لینا، اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست، ساتھی

ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہوگیا۔ (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔
خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ.
اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُـرْ کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو! پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِیْتَـلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّـخَـذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَـعَـلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِیْتَـلَفَ کی مانند اِتَّـخَـذَ بھی باب اِفْتَـعَـلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ أَلِفَ سے بنا ہے اور یہ أَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَـعَلَ کی تا میں اِدغام کردیا گیا ہے، اسی لیے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔

اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ.

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳) أَخَذَ، أَكَلَ اور أَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) أَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کرکے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴: یہ قاعدہ صرف أَخَذَ کے مادّے کے لیے مخصوص ہے، اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ

کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵: مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیرنہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: یَسْأَلُ سے یَسَلُ اور اِسْأَلُ سے سَلُ.

تنبیہ ۶: پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (٦) اِفْعَلَّ (٨) اِفْعَالَّ (٩) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷: سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ ''أَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا'' لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ أَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر آثَرَ (دراصل أَءْثَرَ) بنادیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر أَثَّرَ بنادیں تو اسی کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔

اور جب اس أَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

أَثَــرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار! کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	أَجَـرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
أَخَـذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَـعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا	أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
أَتٰی (يَأْتِيْ) آنا	اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
أَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہو جانا	أَجِيْرٌ مزدور
حُلُمٌ بلوغت	خَصَاصَةٌ حاجت مندی، مفلسی
أَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا
أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا
أَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا	خَسِئَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا
شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا (شِئْتَ) تو نے چاہا	عَفَا (يَعْفُوْ) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا	أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رِئَةٌ (جـ رِئَاتٌ) پھیپھڑا	رَغَدًا بافراغت
سِيْجَارَةٌ (جـ سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	سَلَّةٌ (جـ أَسْلَالٌ) ٹوکری
صَبِيٌّ (جـ صِبْيَانٌ) بچہ	عَاطِفَةٌ (جـ عَوَاطِفُ) عنایت، جذبہ
عُرْفٌ پسندیدہ بات، مشہور بات	عَفْوٌ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو
اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں	هُزُوًا ٹھٹھا، مذاق
هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے، تمہیں خوش گوار ہو	فَـ پس، کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ: مقصود بالمثال الفاظ کو سرخ کر دیا ہے، ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلّق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلّفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔

اس مشق میں مہموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

١ . حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ آلَفُهَا، لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ.
٢ . أَحْسَنْتَ! اِيْلَفِ الشَّايَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ، لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ.	نَعَمْ! قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ: السِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ، تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ.
٣ . وَاللّٰهِ، إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ.	يَا أَخِيْ ! اَلْأَحْسَنُ عِنْدِيْ أَنْ لَانَأْلَفَ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ.
٤ . مَتٰى يَأْتِيْ أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِي؟	يُؤْمَلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
٥ . هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِي؟	نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ.
٦ . هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا.
٧ . أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ؟ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ.	نَعَمْ! أَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ، فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ إِلٰى أَجِيْرٍ قَوِيٍّ أَمِيْنٍ.

٨. يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ.	خُذْ يَا بُنَيَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ.
٩. يَا أُخْتِي! مُرِي بَنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا.	نَعَمْ يَا أَخِي! سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا[1] لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.
١٠. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ! سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً.
١١. سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُونِي يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا.
١٢. نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَغْضَبْ، جِئْنَاكَ لِأَنَّ اللّٰهَ آثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ.	فَاسْأَلُوا وَاعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ.
١٣. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيدَةٍ.	خُذُوا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَارَزَقَكُمْ.
١٤. نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ، لٰكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ.	اِخْسَؤُوا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِينَ، هَلِ اتَّخَذْتُمُونِي هُزُئَةً بَيْنَكُمْ؟

[1] فرماں برداری کے طور پر

١٥ . اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا! هَا، نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ.	فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا.
١٦ . هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ.	وَاللّٰهِ، أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ، اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ.
١٧ . أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نَرٰكَ[1] الْيَوْمَ غَضْبَانَ.	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ، إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ.

٢ . يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.

٣ . خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ.

٤ . كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا.

٥ . فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ[2] شِئْتُمَا.

٦ . وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِمَ مُصَلًّى.

٧ . يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ.

---

[1] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔ [2] جہاں کہیں۔

٨ . فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

٩ . ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ.

١٠ . وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

١١ . اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ.

١٢ . ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ.

١٣ . وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

١٤ . قَالَتْ مَنْ اَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِىَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا. (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔
یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل يَـأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو تا سے بدل کر تا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْـمَـدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ ثلاثی مجرد۔

(زَيْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِيْقًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَیْدًا) مفعولِ اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِیْقًا) مفعولِ ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے۔
۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

۷۔ اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
۸۔ اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا (رہنے والا) ہوں۔
۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا)! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
۱۰۔ کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
۱۱۔ تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا![3] ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔

۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

۴۔ مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

۷۔ مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

۸۔ أَخَذَ، أَمَرَ اور أَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

---

[1] مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ [2] أَنَا مِنْ لاهور [3] ''اچھا'' کی جگہ عربی میں طَيِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

۹۔ ان تینوں فعلوں کا امر، حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیّر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

إِيْمَانٌ، اٰلِفٌ (از باب أَفْعَلَ) أُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيْتَمَرَ، سَلْ، اٰلِفٌ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مِيْذَنَةٌ.

۱۱۔ مشق نمبر (۲۸) میں جتنے افعال واسما مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

الماضي	المضارع المرفوع	المضارع المجزوم	الأمر الحاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدِّ يا لَمْ أَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ اِدغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق اِدغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں، ان میں اِدغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں اِدغام بھی جائز ہے اور فکِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (ِ) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (َ) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش (ُ) بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمُدِّ یا لَمْ يَمْدُدْ، مُدِّ یا اُمْدُدْ

تنبیہ ۱: اُمْــــدُدْ میں اِدغام کے بعد ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق (۲۷) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہے:

قاعدۂ ادغام نمبر (۴): حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلّق دوسرے افعال سے ہے، یہ

ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے):

قاعدۂ ادغام نمبر (۵): باب اِفْتَعَلَ (۷) کا فا کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی تا کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے:
اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1] یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ، اِذْتَكَرَ یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2] یَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3] یَزَّانُ بن جاتا ہے۔
تنبیہ۲: اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.[4]

قاعدۂ ادغام نمبر (۶): باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فا کلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ،[5] يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ،[6] يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ.

قاعدۂ ادغام نمبر (۷): لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، الثَّاءُ، الدَّالُ وغیرہ۔
تنبیہ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔

مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:
۱۔ حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

---

[1] داخل ہونا [2] نصیحت لینا [3] زینت دار ہونا
[4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [5] یاد رکھنا، نصیحت لینا [6] بوجھل ہونا

۲۔حروف لہویہ: جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ک۔

۳۔حروف شجریہ:[1] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

۴۔حروف نطعیہ:[2] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

۵۔حروف اسلیہ:[3] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

۶۔حروف شفویہ:[4] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔

ذیل میں صرفِ صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے:

مِنَ الثَّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدُّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ[5]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرِّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ[6]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسِّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ[7]
لَبَّ (ک)	يَلُبُّ	لُبِّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ[8]

---

[1] شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ [2] نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔

[3] أَسَلَةٌ نوک زبان [4] شَفَةٌ لب [5] کھینچنا [6] بھاگنا [7] چھونا [8] عقل مند ہونا

مِنَ الثَّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱. أَمَدَّ	يُمِدُّ	أَمِدَّ يا أَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	إِمْدَادٌ[1]
۲. مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ[2]
۳. مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ[3]
٤. تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ[4]
۵. تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ[5]
٦. اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[6]
۷. اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[7]
۸. اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[8]

تنبیہ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا، اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ٦: باب (۳، ۵، ٦) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ماقبلِ آخر مکسور، اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادٌّ اگر اسم

---

[1] مدد کرنا [2] پھیلانا [3] کھینچنا، ٹالنا [4] کھینچنا [5] باہم کھینچنا، تاننا

[6] پھٹنا [7] پھیلنا [8] مدد طلب کرنا

فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۷

أَرْضٰى (يُرْضِي) راضی کر لینا، خوش کرنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا
اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا	اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
أَحَسَّ (۱۔ بِہٖ) محسوس کرنا	أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا	تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا	تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا، آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجّت کرنا، مباحثہ کرنا	حَقَّ (ض) ثابت ہونا، (۱) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا، باریک کرنا	دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا إِلَيْهِ) بتلانا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس و پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے = بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا	سَعٰى (يَسْعٰى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا، (۶) پھٹ جانا	صَدَّ (ن) روکنا

طَمِعَ (س) طمع کرنا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا، (ا) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (ا) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	قَصَّ (ن۔ عَلَيْهِ) قصہ سنانا، بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خود مختار ہونا	قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا	مَرَّ (ن۔ بِهٖ، عَلَيْهِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا	مَنَّ (ن۔ عَلَيْهِ) احسان کرنا، احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	إِلَّا لیکن، مگر
بَرٌّ احسان کرنا والا	بَرْدٌ سردی، ٹھنڈک
بَطِيْئَةٌ سست رفتار	ثَمِيْنٌ قیمتی
جَارِيَةٌ خادمہ، لونڈی	جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ درخت کا تنا	جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰى تپ (جـ حُمَّيَاتٌ مؤنث ہے)	حِيْنٌ (جـ أَحْيَانٌ) وقت
حِيْنًا مَّا کسی وقت	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِيْقٌ باریک پسی ہوئی چیز، آٹا	دُوْنَ سوا
رُؤْيَا خواب	رِبَاطٌ باندھنا
شَرِيْرٌ (جـ أَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	صُوْفٌ اُون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
كَاشِفٌ کھولنے والا	لِقَاءٌ ملاقات

لَوْلَا اگر نہ ہوتا	لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں
مَجِيْءٌ آنا	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
الْمُلَاقِيْ ملنے والا	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

١. دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ.	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ!
٢. مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ!
٣. كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ!
٤. قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا.	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ.
٥. مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ.
٦. يَا جَارِيَةُ! دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا.	أُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ.
٧. إِلٰى أَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا أَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
٨. فَفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا.	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا.

٩. يَا خَلِيلُ! عُدّ أَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ؟	قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً.
١٠. يَا خَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ، يَسُرُّنِيْ أَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَأَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ.
١١. هَلْ يَسُرُّ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمِ اللَّعِبِ؟	يَا سَيِّدِيْ! يَسُرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ.
١٢. أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الاِمْتِحَانِ الْمَاضِي؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ.
١٣. صَدَقَ مَنْ قَالَ: "مَنْ جَدَّ وَجَدَ."	وَقَالَ تَعَالٰى: لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعٰى.
١٤. لٰكِنِّيْ أَسْأَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتَ لِلْإِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أُعِدُّ لَهُ وَأَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِمْتِحَانِ أَيْضًا.
١٥. وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ!	وَأَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِيْ!
١٦. يَا سَلِيْمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ، لِتَكُوْنَ مَأْجُوْرًا، فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ.
١٧. كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا إِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ.	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ! دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

١٨. أَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى! فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ.	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! إِنِّي لَمْ أُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
١٩. إِنِّيْ أَرٰكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ لِبَاسِ الصَّيْفِ.	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ! لِبَاسُ الصُّوْفِ.
٢٠. لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ، كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ.	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ.
٢١. هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ، وَتَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا؟	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ، فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ أَزْهَارَهَا.
٢٢. لَا تَهُزِّيْ الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمْعَ يُذِلُّكِ.	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّيْ: "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ."
٢٣. أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِيْ! أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ.
٢٤. قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجَلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ	نَعَمْ! لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجَلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ، فِيْ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

اسْتَحَقَّتِ الْإِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	أَفْرِيْقِيَّةِ وَإِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ أُوْرُبَّا.
٢٥ . وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مُدَّتْ يَدُهَا إِلٰى إِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوْبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ.
٢٦ . نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ، وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا.	هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ! مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ [١]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْإِسْتِعْدَادِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ.

٢ . يَا بُنَيَّ [٢] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ.

٣ . وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟

٤ . وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً.

٥ . وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

٦ . قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

---

[١] بخشی نہیں جاتی۔ [٢] اے میرے پیارے بیٹے۔

۷. قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.

۸. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

۹. اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

۱۰. وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّیْ (أَتُحَاجُّوْنَنِيْ) فِی اللّٰهِ.

۱۱. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

۱۲. وَهُزِّیْ اِلَيْكِ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

۱۳. تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ.

۱۴. يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ.

۱۵. وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ[1] مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ.

۱۶. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۚ اَرَضِيْتُمْ[2] بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[3] مِنَ الْاٰخِرَةِ؟

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

ا۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
۲۔ کس نے (اُسے) بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔

[1] جہاں تک تم سے ہو سکے۔ [2] کیا تم راضی ہو گئے۔ [3] آخرت کے مقابلے میں۔

۳۔ میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو۔	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
۴۔ دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
۵۔ اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
۶۔ لڑکیو! تم کہاں بھاگی جارہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔
۷۔ ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
۸۔ تو بھاگو، دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
۹۔ کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔
۱۰۔ آپ مجھے براہِ مہربانی ایسی کتاب کا پتا دیں گے جس سے (بہ) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہوجائے۔	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
۱۱۔ رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔
۱۲۔ حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھاڑی؟	جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔
۱۳۔ کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصّے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

۱۔ فعل مضاعف کی تعریف کرو۔

۲۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟

۳۔ کون سی صورت میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں؟

۴۔ سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

۵۔ مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

۶۔ ماضی ومضارع وامر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟ اور کس قاعدے سے ان میں تغیّر ہوا ہے:

دَلَّ	دُلَّ	دُلِّ	دُلُّ	دُلُّوا	يَدُلَّانِ	لَمْ يَدُلُّ
دَالٌّ	أَدُلُّ	أَدَلُّ	مُمَادٌّ	اِدَّكَرَ	مُطَّهِّرٌ	اِدَّخَلَ

۸۔ ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

۹۔ سَبَبٌ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

۱۰۔ مشق نمبر (۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

۱۱۔ ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو:

تَقُصُّ عَلَيَّ أُمِّي قَصَصًا عَجِيبَةً.

۱۲۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

يا أولاد! قد دقّ جرس المدرسة، ففروا إليها ولا تتأخروا عن الوقت، واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدّوا للنجاح، ولا تكسلوا، أما سمعتم: "عزّ من جد وذلّ من كسل."

اَلدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاکلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور یا ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیّرات میں غور کرو:

الماضي	المضارع	الأمر
۱. وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ.	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ.	زِنْ خَاتَمَكَ.
۲. وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ.
۳. وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ.	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ.	ضَعْ كِتَابَكَ.
٤. اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ.	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ.	اِتَّصِلْ بِإِخْوَانِكَ.

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے؟
دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا، ہاں پہلی سطر میں مضارع
یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔
پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔
اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱، تنبیہ ۱)
اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ یا دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔
ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہوگے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟
اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی، اس لیے واو حذف کر دیا گیا۔
اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔
مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلُ کی طرح اس میں بھی واو کو یا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنادیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیّت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو تا سے بدل کر تائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کردیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدۂ تعلیل نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴): مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کردیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ.

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵): مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کردیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ.

تنبیہ ۱: مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلافِ قیاس حذف کردیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا: یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کردیا جاتا ہے، مگر آخر میں "ۃ" بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

تصريف المثال الواوي من الثلاثي المجرد

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ يا زِنَةٌ [1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ [3]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [5]

من الثلاثي المزيد

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١. أَوْصَلَ	يُوْصِلُ	أَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	إِيْصَالٌ [6]
٢. وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [7]
٣. وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [8]
٤. تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [9]
٥. تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [10]
٧. اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [11]
٨. اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [12]

---

[1] تولنا [2] رکھنا [3] ڈرنا [4] خوبصورت ہونا [5] وارث ہونا [6] پہنچانا، ملا دینا

[7] جوڑنا [8] باہم ملنا [9] ملنا [10] باہم ملنا [11] ملنا [12] دراصل اِسْتَوْصَلَ (وصال چاہنا) اسکا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِیْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اسکے معنی ہیں ''جڑ سے اُکھیڑ دینا'' اسکا مادّہ أَصْلٌ (جڑ) ہے اس میں تغیّر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۴: دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۳) واو کو یا سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو تا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵: یَزِنُ میں لامِ تاکید و نونِ ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ إلخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنْنَانِّ پڑھیں گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا، دیر لگانا	وَثِقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)
وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اُٹھانا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا
وَلَدَ (يَلِدُ) جننا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
يَئِسَ (يَيْأَسُ) نا اُمید ہونا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا أَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا، بیدار کرنا
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا، میسّر ہونا	وِزْرٌ (ج أَوْزَارٌ) بوجھ، گناہ
أُخْرٰى (ج أُخَرُ) دوسری	أَذًى تکلیف

أَعْلٰی (جـ أَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	أُوْرُبَّا یورپ
أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اسکی تشریح چوتھے حصّے میں آئے گی)	دَیَّارٌ مکان میں رہنے والا
رَوْحٌ رحمت، مدد	سِوَارٌ (جـ أَسَاوِرُ) کنگن
صَمَدٌ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں	فَاجِرٌ (جـ فُجَّارٌ) بدکار
قِسْطَاسٌ ترازو	كَفَّارٌ بڑا ناشکرا، بڑا کافر
مَائِدَةٌ (جـ مَوَائِدُ) میز، دسترخوان	مَرَّةٌ (جـ مِرَارًا) ایک بار
مِثْقَالٌ (جـ مَثَاقِيلُ) وزن ۴½ ماشہ	مُسْتَقِيْمٌ سیدھا

مشق نمبر ۳۰

١. هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِیْ! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ.
٢. زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ.	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ؟ دَعْنِيْ أَزِنْهُ فِي الْبَيْتِ.
٣. ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰى.	طَيِّبٌ! فَأَفْعَلُ هٰكَذَا.
٤. مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ؟	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ.
٥. اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ.	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْاٰنِ: زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ.
٦. هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا.	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا إِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا، لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ.

٧. نعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي!	فَخُذْ يَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ.
٨. هَلْ يَتَيَسَّرُ لِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَ ثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ.
٩. مَالِيَ مَا رَأَيْتُكَ مَنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِي فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ.	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا.
١٠. أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ! مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلٰى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ.[۱]
١١. هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ!
١٢. هَلْ تَعِدُنِيْ أَنْ تَصِفَ لِيْ أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ؛ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُوْلٌ.
١٣. أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِيْ؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِيْ! لَأَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.
١٤. أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ.	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ.
١٥. هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ.
١٦. فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِيْ أُمِّيْ، فَاسْتَيْقَظْتُ.

[۱] فقطْ کے معنی ہیں ''صرف'' یا ''بس'' یہاں بالأمس فقط کے معنی ہوں گے ''کل ہی''

۱۷. دَعْنِي أَنَا أُوقِظُكَ وَقْتَ الصَّلَاةِ.	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ[1] أَيْقَظْتَنِي لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَأَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا.
۱۸. لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ.	اَلْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ.
۱۹. صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ، وَجَعَلَنِيْ وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.	اٰمِيْن اٰمِيْن، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○

۲. لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى.

۳. دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

۴. رَبِّ هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ.

۵. وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا. اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا.

۶. وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ.

۷. لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ. (اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں) اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. (اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں)

۸. لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

---

[1] إِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ. (سیدھے ترازو سے تولو)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اِوْزِنُوْا ہے، چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہو گیا، کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱)

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔

(الْمُسْتَقِيمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر، متعدی اس میں واو ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے، کیوں کہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اسلیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ

انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پر کرو:

مُرْ	مُرِيْ	سَامُرُ	كُلَا	شِئْتُمَا	سَلْ	ثِقْ
لَا تَتَّخِذْ	زِنْ	زِنِيْ	ضَعُوْا	هَبْ	عُدِّيْ	دُلَّ
أَدُلُّ	لَا تَهُزُّوْا	يَسُرُّ	أُحِبُّ	تُحِبُّ	تَوَكَّلْ	تَفِرُّوْنَ

١. .... لِيْ يَا أَبَتِ سَاعَةً!

٢. .... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟

٣. .... خَاتَمَكَ.

٤. .... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ!

٥. .... عَدُوَّكَ وَلِيًّا.

٦. .... بِنْتَكِ بِالصَّلَاةِ.

٧. .... هُنَّ بِالصَّلَاةِ.

٨. هَلْ .... كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ؟

٩. نَعَمْ! .... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.

١٠. .... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ.

١١. إِلٰى أَيْنَ .... يَا أَوْلَادُ؟

١٢. .... أَغْصَانَ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ!

١٣. .... أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ!

١٤ . هَلْ .... كَ اللَّعِبُ أَمِ التَّعَلُّم؟

١٥ . ... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّم كِلَاهُمَا.

١٦ . هَلْ .... اللَّعِبَ أَمِ التَّعَلُّمَ؟

١٧ . ... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا.

١٨ . ... بِاللّٰهِ وَ............ عَلَيْهِ.

١٩ . اِجْلِسَا أَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ............ مِنَ الطَّعَامِ مَا ....

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

١۔ ابا جان! (يَا أَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے! (يَا بُنَيَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔
٢۔ جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔
٣۔ کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔
٤۔ اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا۔
٥۔ ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔
٦۔ میرا خط تمہیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔
٧۔ کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

۸۔ میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔	یہ آپ کی مہربانی ہے۔
۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔
۱۰۔ میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔
۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجیے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)	کوئی مضائقہ نہیں، تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔
۱۲۔ تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔
۱۳۔ آج تمہیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

الأجوف الواوي			الأجوف اليائي		
الماضي	المضارع	الأمر	الماضي	المضارع	الأمر
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ☆	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ☆
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	أَقُوْلُ		بِعْتُ	أَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

☆ تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے، اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرادیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرادیا گیا ہے۔

اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کردیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یا گرادی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیّر نظر آرہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بناسکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶): اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہوجائے وہاں سے درمیانی حرفِ علت

حذف کردیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کروگے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلافِ قیاس، مگر اس کے لیے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کرلیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۷): اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے فا کلمہ کو ضمّہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ = قَوَلَ سے قُلْنَ، طَالَ = طَوُلَ سے طُلْنَ، خَافَ = خَوِفَ سے خِفْنَ، مگر اجوفِ یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاعَ = بَیَعَ سے بِعْنَ.

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے، ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَیَعْنَ ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُیِعْنَ ہونگے، اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْیِعْنَ سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کرلیے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِیلَ، قِیلَا، قِیلُوْا، قِیلَتْ، قِیلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ إلخ ہوگی اور خَافَ سے خِیفَ، خِیفَا، خِیفُوْا إلخ اور بَاعَ سے بِیعَ، بِیعَا إلخ.

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ إلخ.

يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ إلخ.

يَبِيْعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ إلخ.

۶۔مضارع منفی بہ لم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

۷۔اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ)

۸۔اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)

تنبیہ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصّہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو:

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ [۱]
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ [۲]
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [۳]
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [۴]
۵۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [۵]

[۱] پھرانا [۲] گول بنانا [۳] کسی کے ساتھ چکر کھانا [۴] گول ہونا [۵] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
٦۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ [1]
٧۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ [2]
٨۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدِّ يا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [3]
٩۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادِّ يا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ [4]
١٠۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ [5]

تنبیہ۴: باب (۶، ۷، ۸اور ۹) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

تنبیہ۵: دیکھو أَدَارَ کا مصدر إِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں إِدْوَارٌ بروزن إِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: أَفَادَ سے إِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ.

تنبیہ۶: اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا:

أَغَارَ [6] = أَغْيَرَ، اِسْتَخَارَ [7] = اِسْتَخْيَرَ

---

[1] مطیع ہونا [2] مطیع ہونا [3] سیاہ ہونا [4] سیاہ ہونا [5] گول ہونا

[6] غیرت دلانا [7] بہتری چاہنا

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷: بعض افعال کے سامنے قوس میں ''واؤ'' یا ''یا'' لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

أَرَادَ (ا-و) ارادہ کرنا، چاہنا	أَضَاعَ (ا-ی) ضائع کرنا
أَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا، طاقت رکھنا	أَطَالَ (ا-و) دراز کرنا
أَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا	أَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
أَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰-و) مدد چاہنا	بَاتَ (ض، ی) رات گذارنا
جَالَ (ن، و) تگ ودو کرنا	مَالَ (ض، ی) (إِلَيْهِ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْهُ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا
خَانَ (ن، و) خیانت کرنا	شَاءَ (ف، ی) چاہنا
شَاعَ (ض، ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا	شَافَ (ن، و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا
صَانَ (ن، و) بچانا	فَازَ (ن، و) (بِهِ) حاصل کرلینا، کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہوجانا (ا) بگاڑنا، فساد پھیلانا	قَامَ (ن، و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (ا) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہوجانا

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	نَالَ (س،ی) پانا، حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳،و) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا	نَامَ (س،و) سونا
حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے	
اٰلَةٌ آلہ، ہتھیار	أُولُـو الْأَمْرِ (أُولُو جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (أُولِي الْأَمْرِ حالتِ نصبی وجری میں)
بَقَاءٌ زندگی	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
حَسَنَةٌ نیکی	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دنیا	ذُوْ بَالٍ اہمیّت والا
سَلْطَةٌ غلبہ، حکومت	عِرْضٌ آبرو
عُسْرٌ سختی، تنگی	كَأْسٌ گلاس، پیالہ
كَذِبٌ جھوٹ، جھوٹی بات	مُنْيَةٌ (جـ مُنًى) آرزو
مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ	يُسْرٌ آسانی، فراغی

مشق نمبر ۳۱

١. مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟

٢. جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ.

٣. جِئْ بِأَخِيْكَ فَإِنِّيْ مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهٖ.

٤. جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ.

٥. يَا أَحْمَدُ! هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟

٦. لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوْفُهُ الْيَوْمَ.

۷. شُفْ وَاقْرَأْ، وَرُدَّهٗ عَلَيَّ غَدًا.

۸. هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟

۹. لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيْعَهٗ.

۱۰. هَلْ تُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟

۱۱. أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟

۱۲. أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

۱۳. فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ.

۱۴. أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيْمَةً.

۱۵. مَنْ[۱] جَالَ نَالَ.

۱۶. مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ.

۱۷. هٰذِهٖ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ.

۱۸. نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ.

۱۹. لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۰. أُرِيْدُ أَنْ أُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ.

۲۱. هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[۲] الْجَرِيْدَةِ.

۲۲. إِخْوَانِيْ! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوْا وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ، لَيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ.

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ

۲۳. أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ![۳] آمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ، وَأَطِعْهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ،

---

[۱] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی ''جو'' [۲] منیجر [۳] شریف

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهٖ مِنَ الشَّرِّ، وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ. وَدُمْ[1] مَائِلًا إِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ، وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ، لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى،[2] أَطَالَ[3] اللّٰهُ بَقَائَكَ لِطَاعَتِهٖ وَخِدْمَةِ عِبَادِهٖ. وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِيْ، وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا تُبَاعُ وَيُوْهَبُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.

٢. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا[4] وَسَلَامًا[5] عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.

٣. قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا.

٤. قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا.

٥. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.

٦. قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى[6] يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ.

٧. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ.

٨. يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.

٩. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

١٠. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

١١. اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

١٢. اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

---

[1] رہا کر [2] بلندی [3] اللہ دراز کرے [4] سرد [5] سلامتی [6] نوجوان

۱۳ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

۱٤ . اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

۱۵ . لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى.

۱٦ . اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۲۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔

۳۔ وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچّی بات) کہیں۔

۵۔ کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا!

۶۔ اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں۔

۷۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

۸۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔

۹۔ جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر، اس نے کہا: میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔

۱۰۔ ہم انکے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟

۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔

۱۳۔ اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فائدہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ پر کرو

بَاعَ	دُرْتُ	جَاءَ نِيْ	تَشِيْعُ	قُمْتُ
بِتْنَا	فَاسْتَخِرْ	دَوَّرَتْ	لَا أَقُوْلُ	أَعَادَتْ

١ . ... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِيْ حَيْدَرَابَاد.

٢ . ... إِلَّا الْحَقَّ.

٣ . مِنْ أَيْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟

٤ . إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا ذَا بَالٍ .... بِاللّٰهِ.

٥ . ... مَكْتُوْبٌ مِنْ أُمِّيْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ.

٦ . جَاءَ نِي الْأُسْتَاذُ وَ............ احْتِرَامًا لَهُ.

٧ . ... سُؤَالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

٨ . ... أَخِيْ حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ.

٩ . ... أُخْتِي الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِيْعًا.

١٠ . ... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

[1] لٹو، بھونرا

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ. (اپنے سفید گھوڑے کو نہ بیچو)۔

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے یا حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حِصَانَ) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد۔

(كَ) اسم، ضمیر مجرور متّصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْأَبْيَضَ) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں أَنْتَ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالتِ جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالتِ رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حِصَانَ) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(كَ) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالتِ جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(الْأَبْيَـضَ) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي والثَّلاثُوْن

اَلْفِعْلُ النّاقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعلِ ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، گردانیں دیکھو:

تصريف الفعل الماضي من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
دَعَا[1] (ن)	رَمٰی[2] (ض)	سَرُوَ[3] (ك)	لَقِيَ[4] (س)	اِرْتَضٰی[5] (ے)	اِلْتَقٰی[6] (ے)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا.

اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

---

[1] اس نے بلایا۔ [2] اس نے پھینکا۔ [3] وہ شریف ہوا۔ [4] اس نے ملاقات کی۔
[5] اس نے پسند کیا۔ [6] آمنے سامنے ہو۔

تنبیہ ۱: اوپر تین گردانیں ناقصِ واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیّرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقصِ واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضیٔ ناقص کے تغیّرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیّر ہوا ہے۔
مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیّر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲: ماضیٔ ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دَعَا، عَفَا، اور مزید میں یا کی شکل میں: اِرْتَضٰی، اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یا کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِلْتَقٰی، مگر ضمیرِ منصوب متّصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اسکو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶ و ۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا.

۳۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا.

۴۔ ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آ جاتا ہے اس لیے واو کو یا سے بدل دیا جاتا

ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ إلخ

اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ إلخ.

دیکھو مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تصريف المضارع المعروف من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	تَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ (م)	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ (م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ (م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
أَدْعُوْ	أَرْمِيْ	أَسْرُوْ	أَلْقٰى	أَرْتَضِيْ	أَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیّر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیّر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیّرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیّر ہوا ہے۔

ا۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (ا) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَيُ سے يَلْقٰى، يَرْضَوُ سے يَرْضٰى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ.

یہی تغیّر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز[1] سے خالی ہیں: تَدْعُوْ، أَدْعُو، نَدْعُوْ. تَرْمِيْ، أَرْمِيْ، نَرْمِيْ. تَلْقٰى، أَلْقٰى، نَلْقٰى.

تنبیہ ۴: يَرْضٰى کی گردان يَلْقٰى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) اور (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْن، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ.

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِيْ اور اِيِيْ سے اِيْ بن گیا ہے اور اَيِيْ سے اَيْ ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقَيِيْنَ سے تَلْقَيْنَ، تَرْتَضِيِيْنَ اور تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ.

---

[1] فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لیے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

۴۔ مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی، ہم شکل ہوجاتے ہیں: یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ إلخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ٣٠

أَتٰی (ض،ی) آنا (١=اٰتٰی) دینا	أَجَابَ (ا-و) جواب دینا، قبول کرنا
أَصَابَ (ا-و) پہنچنا، لگ جانا، آپڑنا	اِشْتَرٰی (ے-ی) خریدنا
أَعْطٰی (ا-ی) دینا، عطا کرنا	بَقِيَ (س،ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا
بَکٰی (ض،ی) رونا (ا) رُلانا	بَلَا (ن،و) مبتلا کرنا، آزمانا
بَنٰی (ض،ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	خَشِيَ (س،ی) ڈرنا
خَفَّفَ (٢) ہلکا کرنا	خَلَا (ن،و) خالی ہونا، گذر جانا (– إِلَیْهِ، بِهٖ، مَعَهٗ) کسی سے تنہائی میں ملنا
دَرٰی (ض،ی) جاننا (ا) بتلانا	دَعَا (ن،و) بلانا (لَهٗ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَیْهِ) بددعا کرنا
رَضِيَ (س،ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا	سَقٰی (ض،ی) پلانا
سَمّٰی (٢-و) نام رکھنا	عَفَا (ن،و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا
کَفٰی (ض،ی) کافی ہونا، بچالینا	بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)
رُعْبٌ دھاک، دبدبہ	سَهْمٌ تیر، حصّہ
شَتّٰی متفرق، مختلف	طَهُوْرٌ بہت پاک
فَصٌّ (جـ فصوص) نگینہ	قُنْبُلَةٌ (جـ قَنَابِلُ) بم گولے
مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی	

مشق نمبر ۳۲

١ . دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَآتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهٖ أَلْمَاسٌ.[1]

٢ . كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ.

٣ . أَرْضٰى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهُ.

٤ . مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ.

٥ . رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا.

٦ . لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟

٧ . كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى إِذَا [ناگہاں] أَصَابَتْ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ.

٨ . مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ.

٩ . مَا (استفہامیہ) أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟

١٠ . كَفَانِيْ مَا (موصولہ=جو) أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ.

١١ . بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا.

١٢ . عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ أُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ.

١٣ . عَفَوْنَا عَنْهُ.

١٤ . عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ.

١٥ . عُفِيَ عَنْهُ.

١٦ . أَتَانَا أَخُوْكَ فَآتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً.

---

[1] ہیرا

١٧ . تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ.

١٨ . هَلْ تَدْرِيْ كَمْ يَوْمًا مَضٰى مِنْ أَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ؟

١٩ . لَا أَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ! لٰكِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ.

٢٠ . دُعِيْتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيْرِ.

٢١ . سُمِّيَتْ بِنْتَهُ بِزَيْنَبَ.

٢٢ . أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَان فِيْ دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِـ "التَّاج محل" فِي آكره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ رحمه الله.

٢٣ . رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ... لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ

فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنِي عَنْ قَرِيْبٍ ... وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا.

٢ . رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ.

٣ . اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا.

٤ . سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ.

٥ . وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا، وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ.

٦ . مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ.

---

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

۷۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

۸۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

۹۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا (أَنْ لَا) تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ.

۱۰۔ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا.

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ.

۱۲۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ.[1]

عربی میں ترجمہ

۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔

۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔

۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعائے خیر) کی۔

۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی۔

۵۔ حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔

۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے رُلایا؟

۷۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے کیا باقی رکھو گے؟

۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

---

[1] اس جملے میں لفظ الْجَنَّةَ مبتدا ہے، اگرچہ مؤخر ہے، پھر بھی أَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

۱۰۔اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔

۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔

۱۲۔ ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلٰى بَيْتِهٖ. (رشید نے ابوالفضل کو اپنے گھر بلایا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از قسم ناقصِ واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرَّشِيْدُ) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ (سمجھ دار ہونا) سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسمِ صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر از قسم ناقص، کیونکہ اصل میں أَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے أَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لیے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْلِ) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسمِ صحیح، معرب۔

(إِلٰى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْتِ) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے، از قسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرَّشِیْدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(أَبَا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)

(الْفَضْلِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

(إِلٰی) حرف جار۔

(بَیْتِ) مجرور۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے (بَیْتِ) کا، اس لیے وہ حالتِ جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ والثَّلَاثُوْنَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبة

المضارع المجزوم من الناقص			الأمر الحاضر من الناقص		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ[1]	اِرْمِ[2]	اِلْقَ[3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱: حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع

[1] تو بلا [2] تو پھینک [3] تو ملاقات کر

مؤنث کے دو صیغوں میں تغیّر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

المضارع المؤكد من الناقص		المضارع المنصوب من الناقص		
لَيَلْقَيَنَّ[3]	لَيَدْعُوَنَّ[2]	لَنْ يَلْقٰى[3]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَدْعُوَ[1]
لَيَلْقَيَانِّ	لَيَدْعُوَانِّ	لَنْ يَلْقَيَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَدْعُوَا
لَيَلْقَوُنَّ	لَيَدْعُنَّ	لَنْ يَلْقَوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَدْعُوْا
لَتَلْقَيَنَّ	لَتَدْعُوَنَّ	لَنْ تَلْقٰى	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَدْعُوَ
لَتَلْقَيَانِّ	لَتَدْعُوَانِّ	لَنْ تَلْقَيَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَدْعُوَا
لَيَلْقَيْنَانِّ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَدْعُوْنَ
لَتَلْقَيَنَّ	لَتَدْعُوَنَّ	لَنْ تَلْقٰى	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَدْعُوَ
لَتَلْقَيَانِّ	لَتَدْعُوَانِّ	لَنْ تَلْقَيَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَدْعُوَا
لَتَلْقَوُنَّ	لَتَدْعُنَّ	لَنْ تَلْقَوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَدْعُوْا
لَتَلْقَيِنَّ	لَتَدْعِنَّ	لَنْ تَلْقَيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَدْعِيْ
لَتَلْقَيَانِّ	لَتَدْعُوَانِّ	لَنْ تَلْقَيَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَدْعُوَا
لَتَلْقَيْنَانِّ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَدْعُوْنَ
لَأَلْقَيَنَّ	لَأَدْعُوَنَّ	لَنْ أَلْقٰى	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَدْعُوَ
لَنَلْقَيَنَّ	لَنَدْعُوَنَّ	لَنْ نَلْقٰى	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَدْعُوَ

تنبیہ ۱: يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ إلخ

---

[1] وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملے گا۔

[4] وہ ضرور ہی بلائے گا۔ [5] وہ ضرور ہی ملے گا۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.

رَمٰى سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا۔ (دیکھو سبق ١٠-٩)

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ.

رَمٰى سے مَرْمِيٌّ، مَرْمِيَّانِ إلخ لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًى (دراصل مَدْعَوٌ)، مَدْعَيَانِ.

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ (دراصل مَدَاعِوُ)۔

رَمٰى سے مَرْمًى اور لَقِيَ سے مَلْقًى ہوگا۔

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًى (= مِدْعَوٌ)، مِدْعَيَانِ.

مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ)، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ (= مَدَاعِوُ)۔

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ)، مِدْعَاوَانِ، مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعِيْوُ)۔

اسی طرح مِرْمًى اور مِلْقًى وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

أَدْعٰى (=أَدْعَوُ)، أَدْعَيَانِ، أَدْعَوْنَ یا أَدَاعِيْ.

دُعْوٰى یا دُعْيَا، دُعْوَيَانِ، دُعْوَيَاتٌ یا دُعًى

الصَّرف الصَّغير من النَّاقِص للثّلاثي المزيد

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
إِلْقَاءٌ[1]	مُلْقًى	مُلْقٍ	أَلْقِ	يُلْقِي	١. أَلْقٰى
تَلْقِيَةٌ[2]	مُلَقًّى	مُلَقٍّ	لَقِّ	يُلَقِّي	٢. لَقّٰى
مُلَاقَاةٌ يا لِقَاءٌ[3]	مُلَاقًى	مُلَاقٍ	لَاقِ	يُلَاقِي	٣. لَاقٰى
تَلَقٍّ[4]	مُتَلَقًّى	مُتَلَقٍّ	تَلَقَّ	يَتَلَقّٰى	٤. تَلَقّٰى
تَلَاقٍ[5]	مُتَلَاقًى	مُتَلَاقٍ	تَلَاقَ	يَتَلَاقٰى	٥. تَلَاقٰى
اِنْقِضَاءٌ[6]	مُنْقَضًى	مُنْقَضٍ	اِنْقَضِ	يَنْقَضِي	٦. اِنْقَضٰى
اِلْتِقَاءٌ[7]	مُلْتَقًى	مُلْتَقٍ	اِلْتَقِ	يَلْتَقِي	٧. اِلْتَقٰى
اِرْعِوَاءٌ[8]	مُرْعَوًى	مُرْعَوٍ	اِرْعَوِ	يَرْعَوِي	٨. اِرْعَوٰى
اِسْتِلْقَاءٌ[9]	مُسْتَلْقًى	مُسْتَلْقٍ	اِسْتَلْقِ	يَسْتَلْقِي	٩. اِسْتَلْقٰى

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸): اِوٌ، اِيٌ، اُوٌ اور اُيٌ سے ءٍ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے داعٍ، تَلَاقُيٌ (بروزن تفاعُلٌ) سے تَلَاقٍ.

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِي بن جائے گا: اَلدَّاعِيْ، اَلتَّلَاقِيْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِيْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِيُ سے مَرَامِيْ.

---

[1] ڈالنا [2] کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ [3] ملاقات کرنا [4] ملنا، سیکھ لینا

[5] آمنے سامنے آنا [6] ختم ہو جانا [7] آمنے سامنے آنا [8] باز آنا [9] چت لیٹنا

تنبیہ۳: ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹): اَوٌ اور اَيٌ سے ءً بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًى (واحد اسم ظرف) مُلْقَيٌ سے مُلْقًى (اسم مفعول از أَلْقٰى)

تنبیہ۴: ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰): اُوْيٌ سے اِيٌّ ہو جاتا ہے، جیسے مَـرْمُوْيٌ سے مَـرْمِيٌّ (اسم مفعول از رَمٰى) مَرْضُوْيٌ سے مَرْضِيٌّ از رَضِيَ.

تنبیہ۵: مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: إِلْـقَـايٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ۶: ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِيْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰى سے تَلْقِيَةٌ، سَمّٰى سے تَسْمِيَةٌ.

تنبیہ۷: ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور كَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا يَدْعُوْ، رَضِيَ يَرْضٰى اور سَرُوَ يَسْرُوْ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰى يَرْمِيْ، سَعٰى يَسْعٰى اور لَقِيَ يَلْقٰى.

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

بَغٰى (ض، ی) چاہنا، بَغِيَ (س) باغی ہونا	اِبْتَغٰى (۷-ی) چاہنا
اِنْبَغٰى (۶-ی) مناسب ہونا، اس کا مضارع (يَنْبَغِيْ) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	اِسْتَجَابَ (۱۰-و) قبول کرنا

[1] نیز اسم ظرف اور اسم الہ کی جمع میں۔

بَالٰی (۳-ی) پرواہ کرنا	بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبّت رکھنا	تَمَنّٰی (۴-ی) آرزو کرنا
سَعٰی (ف،ی) کوشش کرنا، دوڑنا	صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
صَلّٰی (۲-ی) نماز پڑھنا (عَلَيْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا	قَضٰی (ض،ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا
لَاقٰی (۳-ی) ملاقات کرنا، سامنے آنا	مَسّٰی (۲-ی) شام کا سلام کرنا، یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
مَشٰی (ض،ی) چلنا	مَضّٰی (۲-ی) گذارنا
نَادٰی (۳-ی) پکارنا، منادی کرنا	نَهٰی (ف،ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا
هَدٰی (ض،ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا	أَبْلَقُ چتلا
مُنْيَةٌ خواہش، آرزو	بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید وفروخت
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	جَبْهَةٌ پیشانی
رَخِيصٌ سستا	عَسٰی غالبًا، امید ہے
غَالٍ مہنگا	غَايَةٌ انتہا
غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بہکنا، گمراہی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے
مِيلَادٌ پیدائش، پیدائش کا وقت یا دن	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر۳۳

١. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ.	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ.
٢. عَسٰى أَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ!	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا أُسْتَاذِيْ ! مَضَيْتُ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ.
٣. هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ.
٤. هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ! يُصَلِّيْ[1] بِنَا أَبُوْنَا.
٥. اُدْعُ أَخَاكَ.	دَعَوْتُهُ فَقَالَ: أَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ.
٦. مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	أَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ.
٧. فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ؟	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ.
٨. فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.	نَعَمْ! أُرِيْدُ أَنْ اُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهٖ.
٩. هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ.	نَعَمْ! أَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ؛ لِأَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ.

[1] يُصَلِّيْ بِنَا ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

١٠. فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلَاةِ.	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ.
١١. بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
١٢. رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ، اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ.	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
١٣. لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِيْ حِصَانًا أَبْلَقَ، إِنِّيْ أُحِبُّ الْأَسْوَدَ، الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهِ بَيَاضٌ.	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ.
١٤. كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلِيْزِيْ، وَأَيْش تَبْغِىْ مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى.
١٥. هَلْ سَمِعْتَ "مَا[1] كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ."	نَعَمْ! سَمِعْتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أُبَالِيْ بِهٖ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
١٦. أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ! مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ.	اٰمِيْن، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ.

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

٢ . اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

٣ . اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً.

٤ . لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَاخْشَوْنِيْ) اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

٥ . مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

٦ . وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

٧ . لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا.

٨ . لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا.

٩ . قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[1] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى.

١٠ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ.

١١ . فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا.

١٢ . فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

١٣ . اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ.

١٤ . اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[2] (حِسَابِيْ).

١٥ . يَااَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

---

[1] یہاں إذَا کے معنی ہیں ''ناگہاں''۔

[2] اس کے آخر کی ''ہ'' زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں

اشعار

يَـا اَيُّهَـا الـرَّجُـلُ الْـمُـعَلِّمُ غَيْرَهٗ　　هَلَّا لِـنَـفْسِكَ كَانَ ذَا[1] التَّـعْـلِيْمُ

اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَـانْهَهَـا عَنْ غَيِّهَـا　　فَاِذَا انْتَهَتْ عَـنْـهُ فَـأَنْتَ حَكِيْمُ

فَهُـنَـاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى　　بِـالْـقَـوْلِ مِـنْكَ وَيَـنْـفَـعُ التَّعْلِيْمُ

(أبو الأسود الدولي، المتوفى ٦٩هـ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

---

[1] ذَا اسم اشارہ ہے = ''وہ''

الدَّرْسُ الرَّابِعُ والثَّلاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔
اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لفیف مقرون جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متّصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَيَ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (= وَقَيَ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیّرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرفِ صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرفِ کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	يَقِيْ (=يَوْقِيُ)	قِ (=اِوْقِيْ)	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ

تنبیہ ۱: قِ (امر) اصل میں اِوْقِيْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگئی: قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَيَ)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ،

مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

تنبیہ۲: اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَيَ تھا، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۲) واو کو تا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رَأٰی (دیکھنا، سمجھنا)

۱۔ ظاہر ہے کہ رَأٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

یَرٰی	یَرَیَانِ	یَرَوْنَ	تَرٰی	تَرَیَانِ	یَرَیْنَ	تَرٰی
تَرَیَانِ	تَرَوْنَ	تَرَیْنَ	تَرَیَانِ	تَرَیْنَ	أَرٰی	نَرٰی

تنبیہ۳: فعل رَأٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی، تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی یَا تُرٰی؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

رَ	رَیَا	رَوْا	رَيْ	رَیَا	رَیْنَ

تنبیہ۴: رَأٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَاءٍ مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْئِيٌّ مثل مَرْمِيٌّ کے۔

۵۔ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں ہمزہ گرادیا جاتا ہے:

أَرٰی	يُرِيْ	أَرِ	مُرِيْءٌ	مُرَاءٌ	إِرَاءَةٌ[1]

تنبیہ۵: آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيْدٌ، مُفِيْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنا لیے گئے ہیں۔

تنبیہ۶: ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، يُرَاءِيْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءً، رِيَاءٌ.[2]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، يَرْتَئِيْ، اِرْتَئِ، مُرْتَئٍ، مُرْتَئًى، اِرْتِيَاءٌ.[3]

۴۔ رَوِيَ يَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوٰی (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقصِ یائی (لَقِيَ يَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چوں کہ یہ سب لازم ہیں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيٌّ (سیراب) قَوِيٌّ (مضبوط) سَوِيٌّ (برابر)۔

۵۔ حَيِيَ (دراصل حَيِوَ زندہ ہونا)، مضارع يَحْيٰی، اسم صفت حَيٌّ (زندہ)۔

باب أَفْعَلَ سے أَحْيٰی، يُحْيِيْ، أَحْيِ، مُحْيٍ، مُحْيًى، إِحْيَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيّٰی، يُحَيِّيْ، حَيِّ، تَحِيَّةٌ (زندہ رکھنا، مراسمِ آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيٰی، يَسْتَحْيِيْ، اِسْتَحْيِ، اِسْتِحْيَاءٌ (شرمانا، زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، يَسْتَحِيْ، اِسْتَحِ.

---

[1] دِکھانا، بتلانا [2] محض دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔ [3] غور کرنا، شک کرنا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۲

أَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا	تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن،و) حائل ہونا، آڑے آنا	اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ ۷-و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	رَوِيَ (س) سیراب ہونا (ا) سیراب کرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا، دفع ہونا	سَهَا (ن،و) بھولنا، غفلت کرنا سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا
طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا
لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا	مَاتَ (ن،و) مرنا (ا) مار ڈالنا
وَلِيَ (یَلِيْ، ح،ی) قریب ہونا، متّصل ہونا (۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا	اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا
أُسْبُوْعٌ (جـ أَسَابِيْعُ) ہفتہ، سات دن	أُسْرَةٌ خاندان، کنبہ، گھر والے
اَلْأَنٰی (جـ آنَاءٌ) دن کا حصّہ، دن بھر	جِهَةٌ طرف، سبب
حَزِيْنٌ غمگین	حَيْثُ جب کہ
حَنُوْنٌ مہربان	رَشَادٌ سیدھا
سَيْرٌ رفتار	غُصَّةٌ (جـ غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ
غِنٰی تونگری، بے نیازی	فُسُوْقٌ، سب وشتم، گالی گلوچ

فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی	قَفًا (ج۔ أَقْفِيَةٌ) پیٹھ
قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے)	كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوْبٌ خط
لَا سِيَّمَا خصوصاً	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
مَنَامٌ نیند	نَضْرَةٌ تازگی
وَقُوْدٌ ایندھن	وَيْلٌ بڑی مصیبت، عذاب
مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں، کارِ خیر	

مشق نمبر ۳۴

١. قِ قَفَاكَ كَيْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ.
٢. اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ.
٣. هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟
٤. لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ.
٥. اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ.
٦. كَانَ وَلّٰى هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ.
٧. لَمْ أَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْإِبْنَةِ قَطُّ.
٨. مَا[1] لِيَ أَرَاكَ حَزِيْنًا؟
٩. هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ إِنِّيْ اٰتٍ إِلَيْكُمْ؟
١٠. مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟
١١. أَرٰى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ.

---

[1] مَا لِيَ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب، اس میں مَا استفہام کے لیے ہے۔

١٢ . أَرِنِي كِتَابَكَ!

١٣ . اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث)

١٤ . اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ. (الحديث)

١٥ . أَتُرَوْنَ هٰذِهِ (الْمَرْأَةُ) طَارِحَةٌ وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)

١٦ . كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ.

١٧ . رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

١٨ . هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ.

١٩ . نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ.

اشعار

٢٠ . وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

٢١ . قُلُوْبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ تَرٰى مَا[1] لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

٢ . فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا.

٣ . اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟

٤ . قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى؟

٥ . قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ.

٦ . فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَائُوْنَ

[1] مَا موصولہ ہے، یعنی ''جو چیز''۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ.

٧. اِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ.

٨. وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا.

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

١۔ اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)۔

٢۔ تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟

٣۔ اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔

٤۔ ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔

٥۔ کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟

٦۔ اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں)؟

٧۔ ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔

٨۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے۔

٩۔ ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔

١٠۔ مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکھلاؤ)۔

١١۔ مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔

١٢۔ ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔

١٣۔ اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلٰى وَلَدِهٖ

وَلَدِي الْعَزِيْزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مَا لَكَ يَا بُنَيَّ! مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ. أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْإِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِيْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْأَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رُفَقَائِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلٰى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ، وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ! وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ.

نَدْعُوْ لَكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ، وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ إِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ.

وَالسَّلَام

وَالِدُكَ

خَالِد

---

[1] اصل میں يَا وَلَدِي الْعَزِيْزَ ہے، حرفِ ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلّم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاسکتا [الْعَزِيْزَ] وَلَد کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ والثَّلاثُوْنَ

بقيّة أبْوَابِ الثُّلاثِيِّ الْمَزِيْدِ

ا۔ پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ا: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتبِ صَرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلۂ الفاظ ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا
اِجْلَوْلٰی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا
اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا
أَرِیْکَةٌ (جـ أَرَائِكُ) زینت دار کرسی	جَوَادٌ (جـ جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی
زِيٌّ ہیئت، فیشن	ظَهْرٌ (جـ أَظْهَارٌ) پیٹھ
غُرْفَةٌ (جـ غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ (جـ غُرَفٌ) کمرہ، بالا خانہ	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی، امیرانہ

مشق نمبر ۳۵

۱. اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ.

۲. اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ.

۳. اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْأَفْرَاسَ.

۴. اِخْرَوِّطْ أَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ! وَاصْنَعْ مِنْهُ أَرِيْكَةً فَاخِرَةً.

۵. اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ[1] أَحَدٌ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً.

۶. قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ[2] الْجِيَادَ.

۷. اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ

---

[1]، [2] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲-۴)

الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْأَغْنِيَاءِ فَأَلْفَيْنَاهُ[1] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيْصًا عَلٰى إِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ

إِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَصَلَنِيْ يَا أَبِي الْعَطُوْفَ![2] كِتَابُكَ الْعَزِيْزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[3] الْغِلَافِ[4] مَصْدَرَهُ[5] الشَّرِيْفَ، فَقَبَّلْتُهُ[6] إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[7] مُشْتَاقًا إِلٰى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[8] وَإِذَا[9] هُوَ يَرْمِيْنِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِيْ[10] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ،[11] وَلَا سِيَّمَا لِأُمِّي الْحَنُوْنَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَائَتَهُ حَتّٰى أَمْطَرَتْ[12] عَيْنَايَ دُمُوْعَ[13] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُوْمَ نَفْسِيْ، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ! فَإِنَّ لِيْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ.

وَهُوَ أَنِّيْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[14] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلٰى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِيْ، وَسَبَبُهُ أَنِّيْ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِيْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِيْ

---

[1] أَلْفٰى (ا-ی) پانا [2] بڑا مہربان [3] پتہ [4] لفافہ
[5] نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔ [6] میں نے اس کو بوسہ دیا۔ [7] فَضَّ (ن) کھولنا، توڑنا
[8] خوش کرنے والی [9] یہاں إِذَا مفاجات کا ہے یعنی یکا یک
[10] نَبَّهَ: آگاہ کرنا [11] لاحق ہوا [12] برسایا
[13] دَمْعٌ: آنسو [14] كَدَّرَ: میلا کرنا

سَبَقُوْنِيْ وَخَلَّفُوْنِيْ[1] أَذْرِفُ[2] مِنَ النَّدَمِ دَمْعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا[3] قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[4] عَنْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِيْ، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي الْإِمْتِحَانِ الْآتِيْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ.

أَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِيْ[5] بِدُعَائِكُمْ.

أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ

محمد رفيع

سوالات نمبر ۱۵

۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

۲۔ حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

۳۔ ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۴۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

۵۔ ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۶۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔

۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

---

[1] پیچھے ڈال دیا　[2] ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا　[3] جو کچھ فوت ہو گیا

[4] تَفَرَّغَ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا　[5] شَمِلَ (س) شامل کر لینا

۹۔ ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:

دَعَوْنَ	رَضُوْا	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَرْضَيْنَ	تُلْقَيْنَ
اِرْمِ	اِرْمِيْ	لَقُوْا	مَدْعًى	مِدْعَاءٌ	مَرَامِيْ
مُرَامِيٌّ	أَدْعٰى	أَلْقٰى	قِ	قُوْا	قِيْنَ
اِتَّقُوْا	اَلْمَوْلٰى	دَاعُوْنَ	أَرِ	أَرِيْ	يَرَوْنَ
حَيُّوْا	أَسْتَحِيْ	اِسْتَحِيْ	يَحْيٰى	تَحِيَّةٌ	

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ بابِ مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے:
حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیّت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعلِ صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ ۱: ذیل میں لفظ مَأخَذ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور

اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِـرَاق سے أَعْـرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق أَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

۱۔ باب أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے أَذْهَبَ (لے جانا)
۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجدان: ماخذ سے متصف پانا	أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صیرورت: صاحبِ ماخذ ہونا	أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَةٌ إِلَى الْمَأْخَذ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶۔ اِبتدا: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

۲۔ باب فَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ:[1]	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بلوغ:	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمق (گہرائی) میں پہنچا)

[1] جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۳۔ صیرورت:	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ (کلی، شگوفہ)
٤. نِسبَة إِلَى الْمَأْخَذ:	فَسَّقْتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ ابتدا:	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادّہ كَلِمَ (زخمی کرنا)
۶۔ تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُوْدِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ (عیسائی)
۷۔ تکثیر: کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اَللّٰهُ أَكْبَر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

۳۔ باب فَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ موافقتِ مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ موافقتِ أَفْعَلَ:	بَاعَدْتُهُ بمعنی أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا)
۴۔ موافقتِ فَعَّلَ:	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

۴۔ باب تَفَاعَلَ

۱۔ مشارکت: [۱]	تَضَارَبَ خَالِدٌ و عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تخییل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مطاوعت[۲] فَاعَلَ: یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا:	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا)

۵۔ باب تَفَعَّلَ

۱۔ تکلّف: [۳] کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تجنّب: ماخذ سے بچنا	تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ إِثْم: گناہ
۳۔ اِتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّيْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبْن (بیٹا)

[۱] باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

[۲] مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔　[۳] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

۴۔ تحول: صاحبِ ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَهُوْدِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی
۵۔ صیرورت:	تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ
٦۔ اِبتدا:	تکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ (زخمی کرنا)

٦۔ باب اِنْفَعَلَ

ا۔ لزوم: لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
٢۔ مطاوعتِ فَعَّلَ:	کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
٣۔ مطاوعتِ مجرد:	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ ابتدا: صاحبِ ماخذ ہونا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا)

٧۔ باب اِفْتَعَلَ

ا۔ اتخاذ:	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر (بل)
٢۔ مطاوعتِ فَعَّلَ:	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)

٨، ٩۔ باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

ا۔ لزوم:	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی	
٢۔ لون:	رنگ کے معنی میں یا عیب	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا)
٣۔ عیب:	کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

۱۰۔ باب اِسْتَفْعَل

۱۔ اتخاذ:	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب:	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصر:	اِسْتَرْجَعَ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حسبان: گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا)

۱۱۔ باب اِفْعَوْعَل

۱۔ لزوم: ۲۔ مبالغۃ:	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

۱۲۔ باب اِفْعَوَّل

۱۔ لزوم: ۲۔ مبالغۃ: ۳۔ ابتدا:	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا کوئی فعل مادۂ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ

۱۔ باب فَعْلَلَ

۱۔ قصر:	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)
۲۔ الباس: کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ (برقع)
۳۔ اتخاذ:	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

۲۔ باب تَفَعْلَلَ

۱۔ تحول:	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق (بے دین)
۲۔ مطاوعت فَعْلَلَ:	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تلبس: ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

۳۔ باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ ابتدا: ۲۔ مبالغۃ:	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً[1] تَشْرَإِبُّ كَالظَّبْيِ.[2]

[illegible] فعنلا

	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

[1] جَارِيَةً: لونڈی، لڑکی۔　　[2] الظَّبْيِ: ہرن

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر، نہیں	اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری
أَسَفٌ افسوس	اِخْتَانَ (و-۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و-۱۰) فریاد چاہنا	أَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ برا	شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	صَنَاعَةٌ ہنرمندی، کاریگری
صَنَمٌ بت	عَابِدٌ (ج عَبدة) پوجنے والا
عَلَيْكَ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔
مَنَامٌ سونے کا وقت، نیند	مَنْسُوْخٌ ردّ کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ	نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (جـ أَنْصَابٌ) تھان [عبادت خانہ] یا مقبرہ جسے پوجا جائے	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔	

مشق نمبر ۳۴

١. فَلَمَّا رَأَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.

٢. لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَأَعْرَضُوْا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ.

٣. كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ.

٤. اَلْاٰبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَّتَدَيَّنُوْا بِهَا.

٥. سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، وَحَمِّدُوْا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ.

٦. لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ.

٧. تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَأَرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ.

٨. إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا.

٩. وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا.

١٠. عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸-۱) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعالِ ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ ا: پچھلے سبقوں میں جو افعالِ ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے، اور یہ افعالِ ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعلِ ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعلِ ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدا

تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کردینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ إِنَّ[1] اور اس کے أَخَوَات (بہنیں) یعنی أَنَّ، كَـأَنَّ، لَيْتَ، لٰـكِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعلِ ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی إِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو:

جملہ اسمیہ	كَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	إِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ (تھا، ہوا، ہے)	صَارَ (ہوا)
أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا)	أَمْسٰى (شام کے وقت ہوا، ہوا)
أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)	ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا)
بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا)	دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا)

[1] إِنَّ کا بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے، حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا، رہا)	مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا)
مَا فَتِئَ (مَافَتَأَ بھی آتا ہے)(ہمیشہ رہا)	مَا انْفَكَّ (ہمیشہ رہا)
مَا دَامَ (جب تک رہا)	لَيْسَ (نہیں ہے)

تنبیہ۲: مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعالِ ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَيْس کی گردان اس طرح ہوگی: لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمْ، لَسْتِ لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا.

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُوْنُ کی گردانیں قَالَ يَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصّے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ يَصِيْرُ اور بَاتَ يَبِيْتُ کی گردانیں بَاعَ يَبِيْعُ جیسی ہوں گی، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی أَكْرَمَ جیسی، أَمْسٰى يُمْسِيْ اور أَضْحٰى يُضْحِيْ کی أَلْقٰى يُلْقِيْ جیسی ظَلَّ يَظِلُّ کی فَرَّ جیسی، دَامَ يَدُوْمُ کی قَالَ جیسی، زَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی، بَرِحَ يَبْرَحُ اور فَتِئَ يَفْتَأُ کی سَمِعَ جیسی، اور اِنْفَكَّ يَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۴۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید عِلم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ۳: مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جَھْل کی صفت عِلْم سے مبدل ہوگئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا) أَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض ''ہونے'' کے معنی لیے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح أَضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دَامَ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لیے استعمال ہوتے

ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں مَا نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔ اس لیے اس پر ما نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا'' یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں مَا ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لیے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاذ کھڑا رہا)۔

تنبیہ۴: فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاذ کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۷۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ۵: لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ۶: فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا　　زِحَامٌ بھیڑ

عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی　　غَزِيرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	قَصِيْرٌ (ج۔ قِصَارٌ) کوتاہ
قَمِيْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	كَثِيْفٌ گھنا
مُتَأَلِّمٌ دردناک، تکلیف زدہ	مُتَّقِدٌ سلگا ہوا، روشن
مِصْبَاحٌ (ج۔ مَصَابِيْحُ) چراغ	مَطَرٌ (ج۔ أَمْطَارٌ) بارش
مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا	نَشِيْطٌ خوش دل، چست
هَادِئٌ با آرام، باسکون	جَوٌّ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ (فضا)

مشق نمبر ۳۷

دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعلِ ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ.	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا.
اَلْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ.	صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا.
اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ.	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا.
اَلْغَمَامُ كَثِيْفٌ.	أَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا.
اَلزِّحَامُ شَدِيْدٌ.	أَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيْدٌ.
اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ.	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا.
هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا.
۹. هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ؟	لَيْسَ الْبَابُ مفتوحًا.
۱۰. هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ؟	لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ.

١١ . اَلْوَلَدُ صَالِحٌ.	مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا.
١٢ . اَلْوَلَدانِ صَالِحَانِ .	مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ.
١٣ . اَلْأَوْلَادُ صَالِحُوْنَ.	مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحاءَ
١٤ . اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ.	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً.
١٥ . اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ.	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ .

تنبیہ ۸: مذکورہ پندرہ جملوں پر إِنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو:

١٦ . هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ؟	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا.
١٧ . أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟	أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِيْ جَالِسًا.
١٨ . أَهٰذَا أَخِيْ؟	لَيْسَ هٰذَا أَخَاكَ.
١٩ . هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ.	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:

١ . كَانَ الْوَلَدُ	صَارَ الْجَوُّ
كَانَ الرَّجُلَانِ	أَصْبَحَ الرِّجَالُ
كَانَتِ الْبِنْتُ	صَارَتِ الْمَرْأَتَانَ
أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	أَمْسَى الْمَطَرُ
بَاتَ الْمَرِيْضُ	سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ

۱۱. لَيْسَ الْقَمِيْصُ .... ۱۲. أَنَا أَقُوْمُ مَا دَامَ ....

۱۳. أَلَيْسَ .... صَادِقًا. ۱٤. مَا زَالَ الْغَمَامُ ....

۱٥. أَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ. ۱٦. .... مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا.

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

۱. صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا. (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صَارَ) فعلِ ناقص ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ. (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اسلیے مرفوع ہے، اسکے رفع کی علامت "وْنَ" ہے۔

(عَالِمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اسلیے منصوب ہے اسکے نصب کی علامت "يْنَ" ہے۔

فعلِ ناقص اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مکان کشادہ تھا۔

۲۔ خادم چست تھا۔

۳۔ پیرہن لمبا ہو گیا۔

۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی۔

۵۔ بیمار نے آرام سے رات گذاری۔

۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔

۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔

۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔

۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔

۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔

۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔

۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی اَفعالِ ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا، ہونا)	تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہوجانا)
اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہوجانا)	اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ. (خلیل مکّہ سے لوٹا)۔

عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا. (خلیل حاجی ہوگیا)۔

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)۔

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا. (دودھ پنیر بن گیا)۔

اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ. (زید اپنے دین سے پھر گیا)۔

اِرْتَدَّ الْأَعْمٰى بَصِيْرًا. (اندھا بینا ہوگیا)۔

اِسۡتَحَالَ الۡأَمۡرُ. (کام مشکل ہوگیا)۔

اِسۡتَحَالَتِ الۡخَمۡرُ خَلًّا. (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔کبھی کَانَ بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسکے معنی ہوتے ہیں ''موجود ہونا'' یا ''پایا جانا'':

كَانَ اللّٰهُ وَلَمۡ يَكُنۡ غَيۡرُهُ. (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔

اس مثال میں كَانَ اور لَمۡ يَكُنۡ کا صرف فاعل آیا ہے، اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہوگیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصۡبَحَ اور أَمۡسٰی بھی تامہ ہوجاتے ہیں، جب ان کے معنی ہوں گے ''صبح کرنا'' یا ''صبح کے وقت آنا''، ''شام کرنا'' یا ''شام کے وقت آنا'':

أَصۡبَحۡنَا یا أَمۡسَيۡنَا بِالۡخَيۡرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)

أَصۡبَحَ یا أَمۡسٰی عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامہ ہوجاتا ہے:

دَامَ مَجۡدُكُمۡ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔یادرکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے لیے جاتے ہیں اور ما نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:

كَانَ اللّٰهُ فِيۡ عَوۡنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)

لَا زِلۡتُمۡ سَالِمِيۡنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)

طَالَ عُمۡرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)

لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيۡكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بددعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں:

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعلِ ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيْرًا[1] كَانَ أَوْ كَبِيْرًا.

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِيْ غُلَامٌ، كَانَ عِنْدِيْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصّے میں مفصّل ہوگا)

۷۔ يَكُوْنُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكُ ہو جاتا ہے:

لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصّے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶-۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آ سکتا ہے، اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔

اسی طرح فعلِ ناقص اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا

---

[1] چھوٹا ہو یا بڑا۔

ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

خَالِدٌ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۱]	کَانَ خَالِدٌ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۲]	إِنَّ خَالِدًا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۳]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ.[۴]	کَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ.[۵]	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ.
اَلْھِرَّۃُ فِي الْبَیْتِ.	کَانَتِ الْھِرَّۃُ فِي الْبَیْتِ.	إِنَّ الْھِرَّۃَ فِي الْبَیْتِ.
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	کَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ.

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ھُوَ مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ اَلْقُرْاٰنَ مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱: اعراب محلّی اور تقدیری: تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی

---

[۱] خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [۲] خالد قرآن پڑھتا تھا۔ [۳] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔

[۴] موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ [۵] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلّی کہتے ہیں مثلاً: **جَاءَ هٰذَا**[1] میں هٰـذَا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، اس لیے اس جملے میں هٰـذَا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحلّ کہیں گے۔ رَأَیْـتُ هٰذَا میں هٰذَا مفعول ہے اس لیے اس محلاً منصوب یا منصوب المحلّ کہا جائے گا، اور قُلْتُ لِهٰذَا میں هٰذَا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحلّ کہیں گے۔

تم نے حصّہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اسم منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے تو وہ بھی محلّی ہے، مگر کتبِ صَرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. قَدْ یَصِیْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا. (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(یَصِیْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

---

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. بَاتَ الْمَرْضٰی مُتَأَلِّمِیْنَ. (بیماروں نے دکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعلِ ناقص، ماضی ہے، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْمَرْضٰی) جمع ہے مَرِیْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا، اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَأَلِّمِیْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اسکے نصب کی علامت "یْنَ" ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۵)

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳. صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ. (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهٗ) بَرْدُ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِیْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی، مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی، جو کہ اسم ہے

فعلِ ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعلِ ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

٤. ما زِلْنا نرٰی عَجائبَ خلْقِ اللّٰه. (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعلِ ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(ما زِلْنَا) فعلِ ناقص ماضی جمع متکلّم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر، مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(نرٰی) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عجائبَ) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(خلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعلِ ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	أَوْصٰی (۱) وصیّت کرنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا، اصلاح کر لینا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگاتار کوشش کرنا	جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا
عَبَرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا	عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا

حَقَّقَ (۲-اس کا مصدر تَحْقِیْقٌ ہے) ثابت کر دِکھانا	هَدَّدَ (۲-اس کا مصدر تَهْدِيْدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا
اَلْأَلْمَانُ جرمنی	إِدِيْسُوْنَ ایڈیسن، امریکا کا مشہور موجد
أَمَلٌ (جـ آمَالٌ) اُمید	أَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	بِسَاطٌ فرش، غالیچہ
بَغِيٌّ سرکش، بدکار	اَلْحَاكِيْ نقال، آج کل فونوگراف کے لیے استعمال ہوتا ہے
زَهْرَةٌ تازگی، خوشنمائی، پھول	سَمَاحَةٌ سخاوت، چشم پوشی
سَوَاءٌ برابر	طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طِيْنٌ کیچڑ	عَزْمٌ پختہ ارادہ
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتًى ہے)	فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا
لَدٰى پاس، لَدَيْكَ تیرے پاس	مَبْلَغٌ رسائی، پہنچنے کی حد
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	اَلْمُحِيْطُ الْإِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک
مُذْنِبٌ گناہ گار	مِرْيَةٌ شک
مُسْتَحِيْلٌ مشکل، محال	مُسْتَرِيْحٌ با آرام
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	مَوَدَّةٌ دوستی
نَجَاحٌ کامیابی	هَفْوَةٌ (جـ هَفَوَاتٌ) لغزش، غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

١. لَا أَخَافُ أَنْ أُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِبًا.

٢. قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا.

٣. يَا فَتَاةُ! كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً.

٤. ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى أَصْنَامِهِمْ.

٥. بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَأَضْحٰى صَحِيْحًا.

٦. دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ.

٧. أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيْرِ؟

٨. اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً.

٩. مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ إِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ.

١٠. لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ.

١١. لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا.

١٢. مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا.

١٣. مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ.

١٤. اُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا.

١٥. إِنِّيْ لَا أُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ حَتّٰى مَا دُمْتُ بَرِيْئًا.

١٦. مَا بَرِحَ إِدِيْسُوْنَ الْأَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ إِلٰى اِخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغِرَاف] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهُ.

۱۷ . قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً.

۱۸ . كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا.

۱۹ . لَا تَجْلِسْ مَا[1] لَمْ يَجْلِسْ أَبُوْكَ.

۲۰ . اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[2] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ.

۲۱ . إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ

۲۲ . لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً حَتّٰـى تَجُوْدَ وَمَا[3] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱ . قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا.

۲ . فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ.

۳ . قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ.

٤ . وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى.

۵ . وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا.

٦ . اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا[4] دُمْتُ حَيًّا.

۷ . فَمَا[5] اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ.

۸ . فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ [اَلْقٰى قَمِيْصَ يُوْسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يَعْقُوْبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا.

---

[1]،[2] میں مَا کے معنی ہیں ''جب تک'' یہ مَا ظرفیہ ہے۔ [3] مَا موصولہ ہے یعنی ''جو کچھ''۔

[4]،[5] میں مَا کے معنی ہیں ''جب تک'' یہ مَا ظرفیہ ہے۔

۹۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامہ] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامہ]۔
۱۰۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ [تامہ] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور إِنَّ اور اُس کے أَخَـوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ أَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيْلٌ، وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهٖ، لِأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَأَنَّهٗ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ آمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَأَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيْكَا إِلٰى أُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ، كَأَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سُلَيْمَانَ.

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے۔

۲۔ تم سچّے رہو جھوٹ نہ بولو۔

۳۔ ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔

۴۔ کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔

۵۔ تم نے کس طرح صبح کی؟

۶۔ ہم نے خیریت سے صبح کی۔

۷۔ کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟

۸۔ کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟

۹۔ نہیں! ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّیْنَ] رات گذاری۔

۱۰۔ محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔

۱۱۔ ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا۔

۱۲۔ جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔

۱۳۔ تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ كَـادَ (قریب ہونا)، كَـرَبَ (قریب ہونا)، أَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰـى (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۱: كَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہوجائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

۳۔ ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی أَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسٰى اور أَوْشَكَ کے بعد أَنْ کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسٰـى زَيْدٌ أَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہوجائے)، كَادَ اور كَرَبَ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰـى اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کرسکتے ہیں: عَسٰـى أَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہوجائے) اور كَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ كَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ کا يُوشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے، اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ كَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں، لیکن اُن کے بعد أَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں ''شروع کرنا'' یا ''کرنے لگنا'': أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)۔

أَوْشَكَ أَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)۔

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسٰی) فعل مقارب۔

(اللّٰهُ) فعل مقارب کا اسم۔

(أَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے أَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اللّٰهُ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لیے اسے منصوب المحلّ کہیں گے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰی کی، محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۷

أَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	أَحْرَقَ جلانا
أَذَابَ (ا-و) پگھلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا
أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	أَقْبَلَ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا
أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	جَرٰی (ض، ی) جاری ہونا، دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا	طَارَ (ض، ی) اُڑنا
فَاقَ (ن، و) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	لَامَ (ن، و) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا، واقع ہونا	أُمْنِیَّةٌ (جـ أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	خَیْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر، سوا	رُکُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ	شَابٌّ (جـ شُبَّانٌ) جوان

عَادِيٌّ معمولی	غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔	هَوْنٌ وقار، نرمی
وَرَقٌ پتہ، کتاب کا ورق	وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

١ . كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ.

٢ . أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ؛ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ.

٣ . أَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ.

٤ . لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يَحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ.

٥ . كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ.

٦ . يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ.

٧ . أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا.

٨ . عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ.

٩ . تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ.

١٠ . إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ.

١١ . كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

۱۲ . عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ		يَكُوْنُ وَرَائَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

۱۳ . إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ		إِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱ . فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ.

۲ . عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

۳ . طَفِقَا [اٰدَمُ وَحَوَّآءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ.

٤ . عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ.

٥ . تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ.

٦ . لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا.

۷ . عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا.

۸ . قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا.

۹ . ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ.

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال؛ لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑ دوڑ)، وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه.

يوما رأيته قد أصبح مريضا وأوشك أن يموت، فظل قلبي متألما، وبادرت

إلـى عـلاجـه، وأنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان أوّلا، وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا لـلمسابقة، لكنه ما برح يجري جريا (معمولی چال) عـاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا.

وكان ولدي الصغير يركبه فيفرح ويصهل، ليسرّ الولد، ويمشي به هونا، لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض.

وكـان يفهم القول والإشارة كـالإنسـان ويـفـعـل ما يقال له، فكأن ذلك الـحيـوان كـان يـجيبـنـا بـغير اللسان. وفي السنة الماضية مرض ومات، فتأسفنا كثيرا، وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن.

اشعار

إنّ الـغـزال حـصـانـنـا	قـد كـان كـالإنسـان
هـو كـان يـفهـم قـولـنـا	ويـجيـب دون لسـان
ولـد صـغيـر يـركبـه	فيسـر كـالـفـرحـان
يـمشـي ويـصهـل فـرحة	يـجـري بـالاطـمـئـنـان

الدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

۱۔ أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ
مدح وذم کے افعال

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)۔

بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)۔

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَيْء) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ: اچھی چیز ہے وہ)۔

اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لیے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَیُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ [اَللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْأَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱: حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے، اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲: سَاءَ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲. صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلَهٗ اور أَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا أَحْسَنَهٗ یا أَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)۔

اسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ

یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیّر نہیں ہوتا:

مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔

مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔

أَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہوں گے ''کس چیز نے حسین (صاحبِ حسن) بنایا رشید کو'' گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ''رشید کتنا حسین ہے۔''

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ''رشید کو حسین سمجھ'' یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ''ب'' زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن

انکے مصدروں پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں:

مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علما کو کتنی زیادہ عزّت دیتے ہیں)۔

أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنیوالا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے)۔

مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے)۔

مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا.

۲. أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ.

اس طرح:

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے۔

(أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(رَشِيْدًا) مفعول ہے اس لیے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(أَحْسِنْ) فعل امر، تعجب کے لیے ہے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر أَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (بِـ) حرف جار ہے، اس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لیے منصوب المحل ہے۔

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۸

أَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	أُخْفِي (ا) چھپانا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْيَضَّ کا مصدر)	خِيَارٌ ککڑی، کھیرا
رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	شِرْكٌ شریک کرنا
شَفَقٌ غروبِ آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	عَاقِبَةٌ انجام
عَشِيْرٌ دوست، رشتہ دار	قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)
قَصْوَاءُ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَا أَحْلٰى کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)
مَا أَرْدَأَ کیا ہی ردّی ہے (رَدِيْءٌ سے بنا ہے)	مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّدٌ سے بنا ہے)
مُرْتَفَقٌ آرام گاہ	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
مَقْتٌ غصّہ	مَوْلٰى آقا
هَوٰى محبّت، عشق، خواہش	

مشق نمبر ۴۹

۱ . نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ مَا أَحْسَنَهُمْ.

۲ . بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا أَرْدَأَهُ.

۳ . نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ، وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ.

٤ . حَبَّذَا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا.

٥ . سَاءَتِ الْمَرْأَةُ سَلْمٰى مَا أَقْبَحَهَا.

٦ . مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ.

٧ . مَا أَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ.

٨ . مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةَ.

٩ . هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا أَسْهَلَهُ، وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبَهَا.

١٠ . نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَاءُ، مَا أَجْوَدَهَا.

١١ . مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ.

١٢ . نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ، وَمَا أَحْسَنَكَ.

١٣ . أَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ.

١٤ . نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ.

١٥ . مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ.

١٦ . مَا يَكُوْنُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ.

١٧ . اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا المِحْبَرَةِ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ.

١٨ . سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَأَيْتُ.

١٩ . أَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهُ.

٢ . اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ.

۳. بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا.

٤. نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ.

٥. لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ.

٦. بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ.

٧. اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ، وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ.

٨. سِیْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا.

مشق نمبر ۵۰

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے۔

۲۔ وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے۔

۳۔ محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے۔

۴۔ شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے۔

۵۔ یہ تربوز نکمّا ہے اور کیا ہی ردّی ہے۔

۶۔ میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے۔

۷۔ نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے۔

۸۔ گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے۔

۹۔ سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے، اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے۔

۱۰۔ برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام۔

۱۱۔ تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۵۱

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ

سَيِّدِي الْوَالِدَ الْأَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

بَعْدَ إِهْدَاءِ وَاجِبِ الْإِحْتِرَامِ، أَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ أَنِّيْ طَالَمَا[۱] تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَأُمِّيَ الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَحَيْثُ إِنِّيْ ظَفِرْتُ[۲] الْيَوْمَ بِمُنَايَ[۳] بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

أَوَّلًا: أَنِّيْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ[۴] اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا، فَالْاٰنَ أَنَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَقِسْمَهٗ، وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِيْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا: أُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ أَنِّيْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ، وَالْمَزِيْدُ أَنِّيْ صِرْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ.

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمَ! إِنِّيْ لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ أَجْرٰى[۵] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،

---

[۱] عرصۂ دراز سے [۲] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا [۳] مُنٰی آرزو [۴] طاقت [۵] جاری کرنا

أَعْنِي[1] قَبْلَ أَمْسِ، وَأَمْسِ وَالْيَوْمَ إِلى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ، وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ[2] وَنَتِيْجَةِ امْتِحَانِهِ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ[3] التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيْرُ أَنِّيْ كُنْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ. فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِي[4] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[5] إِلَيَّ الْأَبْصَارُ، وَرَمَقَنِيْ[6] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ: "أَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ، وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ أَنْتَ وَمَا أَعْقَلَكَ! بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ، وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ."

اَمَّا أَنَا يَا وَالِدِيْ! فَبَقِيْتُ كَأَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَشَرَعَ قَلْبِيْ يَرْقُصُ، وَكِدْتُ أَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِيْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[7] الَّذِيْ كَانَ أَصَابَنِيْ بِالسُّقُوْطِ[8] فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ صَارَ مُنْدَمِلًا.

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِيْ[9] عَلٰى أَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ[10] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَي الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَا أَسْبَغَ[11] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى

---

[1] عَنٰى يَعْنِيْ قصد کرنا، مراد لینا۔ [2] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں۔

[3] اِصْطَفَّ، اِصْتَفَفَ: صف باندھنا۔ [4] طرف۔ [5] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔

[6] کنکھیوں سے دیکھنا۔ [7] جُرْح زخم۔ [8] گرجانا، فیل ہوجانا۔

[9] عَوَّدَ عادت ڈالنا۔ [10] صاحبِ جلال ہونا۔ [11] خوب عطا کرنا۔

الْـجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ، وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ. ثُمَّ نَعُوْدُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْـقِـصَّةَ وَطَـوَّلْـتُ الْـمَـكْـتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[1] جَـمِـيْـعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ.

هٰذَا![*] وَأُهْدِيْ إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِيْ وَأَخَوَاتِيْ سَلَامًا مَحْفُوْفًا[2] بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[3] أَجْمَعِيْنَ.

أَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

مُحَمَّد رَفِيْع

سوالات نمبر ۱٦

۱۔ افعالِ ناقصہ وتامہ کی تعریف کرو، درس (۳۲) میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

۲۔ افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

۳۔ إِنَّ کے أَخَوات کیا ہیں؟

۴۔ افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوات کا عمل کیا ہے؟ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۵۔ إِنَّ اور كَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

٦۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں كَانَ یا اس کے أَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

۷۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں إِنَّ یا اس کے أَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

---

[1] اِنْبِسَاطٌ (٦) خوشی [2] حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا [3] دیکھنا، ملاقات کرنا

[*] یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ.....

۸۔ افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

۹۔ افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد أَنْ آتا ہے؟

۱۰۔ افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو، پانچ أَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر أَنْ کے۔

۱۱۔ افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

۱۲۔ افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

۱۳۔ ان جملوں کی تحلیل کرو:

قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيْقًا.	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ.
كَادَ الْأَعْدَاءُ يُوَلُّوْنَ أَدْبَارَهُمْ.	نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةٌ.
عَسٰى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ.	دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ.
مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ، مَا أَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ؟	أَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ.
نِعْمَ الْعَبْدُ.	أَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِيٍّ.

۱۴۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

تنبیہ: جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

كان لأسرة غنية صبي لم تبلغ سنّه خمس سنين، وكان جميلا وما أجمله، فبات ليلة من ليالي الشتاء بغير لحاف [1] فأصبح مريضا بالزكام والحمى وأوشك أن يموت، فظل الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء

---

[1] لحاف رضائی

وشخص[1] ثـم التفت إلى أبويه وقال: لا بأس إن شاء اللّٰه تعالى، إنما مسه البرد، سيبرئ[2] بحول اللّٰه تعالى إلى الغد، ثم أعطى دواء وأشرب[3] المريض شربة واحدة بيده وذهب، فأضحى الصبي بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر إلى أبويه وجعل يتبسم، ففرحا وفرح جميع أهل الأسرة حتى كادوا يطيرون فرحا ويرقصون سرورا، ثم أعطوه الدواء كما هداهم الطبيب، حتى إنه بفضل الله أمسى الصبي صحيحا.

فحمدوا الله حمدا كثيرا وتصدقوا أموالا كثيرة في سبيل الله الذي يشفي المرضٰى.

---

[1] تشخیص کیا۔ [2] بَرِئَ (س) تندرست ہوجانا۔ [3] پلایا۔

الدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، یا تو متکلّم کے لیے ہو: أَنَا، نَحْنُ. یا مخاطب کے لیے: أَنْتَ، أَنْتُمْ. یا غائب کے لیے: هُوَ، هُمَا، هُمْ.

تنبیہ۱: متکلّم بات کرنے والا: أَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ، اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ.

تنبیہ۲: ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے: منفصلہ اور متصلہ

۱۔منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور إِيَّايَ، إِيَّاكَ، إِيَّاهُ وغیرہ۔ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵)

۲۔ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہوسکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہے: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا میں ي اور نَا. كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا. لِيْ، لَنَا میں ي اور نَا.

۳۔ضمائر تو مبنی ہیں، ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہوجاتی ہیں:

۱۔مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں۔

۲۔منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں۔

۳۔ مجرور جو حرفِ جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔

مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی، مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:

ا۔ ضمیر مرفوع متّصل: وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں:

كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا إلخ[1] (دیکھو درس ۱۴-۴)

اور **يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ** (دیکھو درس ۱۵-۲)

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل: **هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ إلخ** (دیکھو درس ۶)

۳۔ ضمیر منصوب متّصل: **عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

۴۔ ضمیر منصوب منفصل: **إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

۵۔ ضمیر مجرور متّصل: **لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

جہاں تک ممکن ہو ضمائرِ متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے، جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متّصل آ ہی نہیں سکتی: **هُوَ رَجُلٌ.** یا تاکید کے لیے: **ذَهَبْتَ أَنْتَ** (تو ہی گیا)۔

منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لیے ہوا کرتا ہے: **أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ** (میں نے تجھ ہی کو دیا)، **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** (ہم خاص تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

---

[1] إلخ یہ مختصر ہے إِلیٰ آخرہٖ کا یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو۔

الضَّمِيْرُ البارِزُ والمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:

۱۔ بارز (ظاہر) جن کے لیے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں "تُ" اور کَتَبْنَا میں نَا، یَکْتُبَانِ میں "الف" تَکْتُبِیْنَ میں "ي" ضمیر بارز ہیں، اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳: مضارع کے سات صیغوں میں "نون اعرابی" آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو، کیونکہ حالتِ نصبی اور جزمی میں وہ "نون" حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۰-۲)

۲۔ مستتر (پوشیدہ) وہ ضمیریں ہیں جن کے لیے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لیے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا" یہاں بھی "وہ" کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَکْتُبُ (واحد مذکر مخاطب)، أَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں "مستتر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے (اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ) میں بھی أَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو کَتَبَتْ میں "تْ" محض تانیث کی علامت ہے، ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لیے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَايَةِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی یا) سے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں، کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیّر سے بچالیتا ہے۔
ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس "ي" پر لگا دینا چاہیے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ. اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیّر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

۷۔ بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، إِنَّنِيْ، كَأَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ)، البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے، اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ إِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر إِنِّيْ کہتے ہیں۔

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا، یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشأن یا ضمیر الشان کہتے ہیں۔ اور مؤنث ہو تو ضمیر القصة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے" مثلاً: هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۵: بھولنا نہیں! عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے، اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیے، جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو:

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لیے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے، اسی طرح خبر کی جگہ افعل التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ.

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَنْتَ تُكْرِمُنِيْ.

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر أَنْتَ مستتر ہے۔

(نِيْ) نون وقایہ کا ہے، "ي"، ضمیر منصوب متّصل، واحد متکلّم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

یہ جملہ محل رفع میں ہے، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

٢ . أَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟[1] (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(أَ) حرفِ استفہام، حرف کے لیے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلّم، اس میں ضمیر نحن مستتر ہے جو فاعل ہے، اس لیے محلاً مرفوع ہے۔

(کُمُوْ =) کُمْ ضمیر منصوب متّصل جمع مخاطب، مفعول ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(هَا) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اسلیے محلاً منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ٥٣

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

١ . أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ.
٢ . نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ.
٣ . أَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ.
٤ . أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ.
٥ . هُنَّ يُحِبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ.
٦ . هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى.

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:

١ . أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا.
٢ . وَهَبْتِنِيْ سَاعَةً.
٣ . مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً
٤ . رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ.
٥ . هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ.
٦ . سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ.

[1] أَلْزَمَ (ا) لازم کر دینا، زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیر استعمال کرو:

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو اپنی کتابیں لایا؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (ے) کان لگا کر سننا	إِمْلَاقٌ (ا) مفلس ہونا، مفلسی
أَوْحٰـى (ا) وحی بھیجنا، دل میں کوئی بات ڈال دینا	تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا، نئی بات پیدا ہونا
تُرَابٌ مٹی	خَشْيَةٌ ڈر
رُشْدٌ ٹھیک بات	رَهِبَ (س) ڈرنا
شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں	صَرَفَ (ض) پھیر دینا، ہٹا دینا
فَشِلَ (س) بزدل، کم ہمت ہو جانا	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون سی قسم کی ضمیریں آئی ہیں:

١ . إِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ أَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَفَشِلْتُمْ.

٢ . فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوْهُ.

٣ . قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى.

٤ . قَالَ: يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

٥. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.

٦. إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ.

٧. قُلْ: أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّـهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ، فَقَالُوْا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

٨. وَأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا.

٩. وَأَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ.

١٠. إِنَّهٗ مَنْ يَأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ.

١١. لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ.

١٢. وَإِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِيْ إِيَّايَ].

١٣. وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا.

١٤. يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ وَقَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا أَنْتَ تَعْلَمُهٗ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۱۔ اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعیّن کر دیتا ہے، اسی لیے اس کا شمار اسمائے معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2] ہے۔ اسمائے موصولہ حسب ذیل ہیں:

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیہ	اَللَّذَانِ (جو دو مرد) اَللَّذَيْنِ	اَللَّتَانِ (جو دو عورتیں) اَللَّتَيْنِ
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱: اسمائے موصولہ سب مبنی ہیں، صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلّٰئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسمائے موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لیے مخصوص ہے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

---

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑے بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا۔ [2] صلہ = جوڑ، امداد، انعام۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لیے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔
أَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لیے۔
أَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مؤنث کے لیے۔

تنبیہ ۳: مذکورہ چاروں الفاظ اسمائے استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ۴: اسمائے موصولہ کے معنی اردو میں ''جو، جس، جن، جنہوں، جنہیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی'' وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ''وہ، اُس یا اُن'' پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (تیرا رب ''وہ'' ہے جس نے تجھے پیدا کیا)، أُحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ''اُس کو'' پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَـنْ اور مَـا اور أَيٌّ اور أَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور الَّـذِيْ اور اسکے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگر چہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں:

مَا مَضٰى فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ''مَا'' مبتدا ہے۔
فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ''مَنْ'' فاعل واقع ہوا ہے۔
عَـلَّـمْـتُ مَـنْ كَـانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ''مَنْ'' مفعول ہے۔
يَـعِزُّ أَيُّـكُـمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں أَيٌّ فاعل ہے۔
يُهَـانُ أَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں أَيٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی عدمِ تعیین) ہے، اس لیے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے، بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہوسکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں:

أَكْرِمِ الَّذِيْ عَلَّمَكَ. وَالَّتِيْ عَلَّمَتْكَ. وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ.

واللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ. وَاللَّاتِيْ عَلَّمْنَكَ.

وَمَنْ عَلَّمَكَ يا عَلَّمَتْكَ. وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ.

تنبیہ ۳: پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ۴: مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جب کہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۵: یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بہ لم (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا) الحدیث۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے:

لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِيْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)

اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں

[1] لوٹنے والا، عیادت کرنے والا۔

ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) دیکھو اس مثال میں وَلَــدًا کے بعد اَلَّذِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح اَلْـقَـاهِـرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَـدِيْـنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِـيْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ (۷) میں۔

٦۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے:

اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ[1] زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)۔

اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ غُلَامُهُ.

اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِيْ ضَرَبَتْ.

اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ أُشِيْرَ إِلَيْهِمَا.

اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ أُشِيْرَ إِلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. اَلَّذِيْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِيْ) اسم موصول واحد مذکر کے لیے، مبنی ہے۔

(يَتَـعَـلَّـمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُـوَ مستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔

---

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے، حسب موقع مضارع کے معنی بھی لیے جا سکتے ہیں۔

صلہ موصول مل کر مبتدا، محلاً مرفوع۔

(یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲. مَا مَضَی فَاتَ. (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(ما) اسم موصول

(مَضَی) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول و صلہ مل کر مبتدا۔

(فَاتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳. لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَةَ. (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے۔

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب۔

(تَعَلَّمَ) ماضی واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔

(الْحِیَاکَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولدا کی۔

پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

٤ . اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)

(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِيْ اسم موصول ہے۔

مُؤَمَّلُ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے، جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

موصول اور صلہ مل کر مبتدا، مرفوع۔

(غَيْبٌ) خبر مرفوع، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۵۔ ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:

١ . هٰذَا الَّذِيْ سَرَقَ. ٢ . اِحْتَرِمِيْ مَنْ عَلَّمَتْكِ. ٣ . اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۰

أَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا
اِحْتَاجَ (۷-و) حاجت مند ہونا	اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
أَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کر دینا	اِسْتَوٰى (۱۰-ی) برابر ہونا، قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا، تعلّق رکھنا	اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا، شبہ پڑ جانا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا، غالب ہونا	أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَنٰى (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	بَغٰى (ض، ی) چاہنا، تلاش کرنا
جَنٰى (ض، ی) اور اِجْتَنٰى پھل پھول توڑنا	حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اُٹھانا، آمادہ کرنا	رَبّٰى (۲-و) پرورش کرنا، تربیت دینا
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا	زَيَّنَ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض،ی) تنگ ہونا	عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا، سلوک کرنا
عَلَا (ن،و) بلند ہونا، نرخ چڑھ جانا	غَلَا (ن،و) مہنگا ہونا، مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (۷) غنیمت جاننا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
كَالَ (ض،ی) ناپنا۔ كَيْلٌ ناپ	نَفِدَ (س) ختم ہوجانا، ہوچکنا
أُمَّةٌ (جـ أُمَمٌ) جماعت، قوم	أُنْثٰى (جـ إِنَاثٌ) مادہ، عورت
بَسَالَةٌ جواں مردی	جَسَدٌ (جـ أَجْسَادٌ) بدن، جسم
ذَكَرٌ (جـ ذُكُوْرٌ) نر، مرد	رُقْعَةٌ (جـ رِقَاعٌ) چٹھی، پیوند
صَانِعٌ (جـ صُنَّاعٌ) کاریگر	ضَعِيْفٌ (جـ ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا، مطالبہ	عِدَّةٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہوجاتا ہے۔
مَجْدٌ بزرگی، عزت	مَحِيْضٌ حیض، عورتوں کی ماہواری عادت
مَعْرَكَةٌ جنگ، میدانِ جنگ	مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات، مشہور
مُنْكَرٌ ناپسند بات، اجنبی	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶: ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو، اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

۱۔ إِنَّ بِالْكَيْلِ الّذي تَكِيْلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لكم.

٢. إِنّ الـرّجـلـيْن اللّذين يَتوَلَّيَانِ أَوْقَـافَ الْـمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ الّتي في أَيْدِيْهِما كيف تُنْفق وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ؟

٣. إِنّ مـا رَأَيتُـهُ منك مِنَ الشُّجَاعَةِ والبَسالةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهما في الْمَعْرَكَةِ الأخيرة حَمَلَنِي على تكريمك.

٤. أَعْـجَـبُ مِـنَ الـنّسـاء الـلّٰتِي يُزَيّنَّ أجسادَهُنَّ الفانيةَ ولا يُزَيّنَّ نفوسهنّ الباقيةَ.

٥. أوّلُ مَنْ أَسْلَمَ من الشُّبَّانِ هو أبو بكرِنِ الصّدّيقُ [رضی اللہ عنہ] وهو أوّلُ الخُلَفَاءِ الرّاشدينَ.

٦. خـلاصةُ ما ذكره الأستاذُ: أَنَّ العملَ بالقرآن الذي نُزّلَ على محمّدٍ ﷺ يكفينا لِفلاحِ الدّارَيْنِ.

٧. مَنْ زَرَعَ الشَّرّ حَصَد النّدامةَ.

٨. كنتُ كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخمرُ.

٩. الصَّادقُ لَا يَذِلُّ وَالْكاذِبُ لا يَعِزُّ.

١٠. وَرَدَتْنِي رُقْعَةٌ مكتوبٌ فِيْها ما يأتِي:

أيّهـا التـلـميذُ النّبيْهُ! قد قَرُب الامتحانُ الذي يُمَيّزُ المجتهدَ مِنَ الْكَسْلَانِ. فكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وفَازَ يومَ الإِمْتِحَانِ.

والسلام

١١. إِنّ الـذي يُـحِـبّ وَطَـنَـهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فيما يَرْفَعُ قَدْرَ أُمَّتِه التي يَـنْتَسِـبُ إِلَيْهَـا، فـالـصُّـنّـاع الـذين يُتْقِنُوْنَ أعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم، ولـلـنّسـاءُ اللَّاتـي يُـرَبّيْـنَ أَبْـنـائَهُنّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شأنَ وَطَنِهِنَّ،

والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ في دُرُوسهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ أُمَّتِهِمْ.

۱۲. مَا مضٰى فَاتَ والمؤمَّل غَيبٌ ولَكَ السَّاعةُ الّتي أَنْتَ فيها

۱۳. أَنَا كالَّذى أَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ فَاغْنَمْ ثَوَابِيْ والثَّنَاءَ الْوَافِي

مشق نمبر ۵۶

مِنَ القُراٰن

۱. يٰاَيُّهَا الّذين اٰمَنُوْا لِمَ تقولونَ ما لا تَفعلون.

۲. هَل يَسْتَوِى الّذين يَعلمون والّذين لا يعلمون.

۳. وَاللّٰائِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ.

٤. مَنْ كَانَ فى هٰذه الدُّنيا أَعْمٰى فَهُوَ فى الْاٰخِرة اعمٰى.

۵. ما اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكم عنه فَانْتَهُوْا.

٦. مَا عِنْدَكم يَنْفَدُ وما عند الله باقٍ.

۷. مَن عَمِلَ صالحًا مِن ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وهو مؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ ما كَانُوْا يعملونَ.

۸. كُنْتُم خيرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَت لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المنكَرِ.

مشق نمبر ۵۷

۱. مَا هٰذا الّذِيْ في يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ! ومَنْ ذاكَ الذي قائمٌ عند الباب؟	يا أخي يوسُفُ! هٰذا ما تَعْلَمُهُ وذاكَ من تعرِفُهُ.

٢. والـلّٰـهِ، جـوابُك عـجيـبٌ، مـا فهمتُ ما تقول.	هـذا مـا فـي يدي هو الكتابُ الّذي أَعْـطَيْتَـنِـي بِـالْأَمْـسِ، وذٰلك القائمُ بِـالْبَـاب هـو الـخادمُ الذي أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْس، أَلَسْتَ تعرفه؟
٣. بـلٰـى، يـا أخـي أَعْـرِفُـهُ، لٰـكِـنَّـهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ اليومَ، لِأَنَّـهُ مَا لَبِسَ ما كان يَلْبَسُ عندنا.	نـعـم! أَعْـطَيْـنَاهُ لِباسًا مِثْلَ ما نَلْبَسُ، وهٰكذا أَمَرَنَا رسولُ ﷺ.
٤. أَحْسَنْتَ يا إبراهيمُ! وَأَيْنَ ذانِكَ الرّجُلان اللّذَانِ رَأَيْتُهُمَا عندك قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟	أرسـلـتُ ذَيْـنِك الـرّجُـلَيْـن اللّذَينِ رأيتَهُـمَـا إلـى حـديـقتـي لِـقَـطْفِ الْأَثْمَار.
٥. وأيـن ذهـب أُولٰـئك الـرجـالُ الـذيـن كـانوا يَسْقُوْنَ الْأَشْجَارَ في حَدِيْقَتِكُمْ؟	أَبُـوْكَ طـلـب مِـنّـى أُولٰئِكَ الرِّجَـالَ لِإِصْلَاحِ حَـدِيـقَتِهِ، فَأَرْسَلْتُهُم إِلَيْهَا لِأُسْبُوْعٍ واحدٍ.
٦. هٰذا مِـن فَـضْـلِكَ! وما ذا تَصْنَعُ أولٰـئك النِّسْوَةُ اللّٰتي كُنَّ يَعْمَلْنَ في المَعْمَلِ؟	أرسـلـتُ تـلـك الـنّسـوةَ إلٰى مَزَارِعِ الـقُـطْـنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْأَلُ يـا يـوسفُ عـن هٰـؤلاءِ الـرجـالِ والنّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم؟
٧. نعم! لي حاجةٌ شديدةٌ في العُمّالِ، فَإِنَّ الأمـورَ كُلَّها تكادُ تَفْسُد ليس أَحَـدٌ عـنـدي مَـنْ يَحْصُد الزَّرْعَ أَوْ	كيف ذٰلك يـا أخـي! وكـان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والْأُجَرَاءِ فما ذا —يا تُرٰى— أَصَابَ بِهِمْ؟

يعمل في الْمَعْمَلِ، وليس أجيرٌ يُساعِد النّجّارِيْنَ والبنَّائِيْنَ في بناءِ بَيْتي.	
٨. يا أخي! هم كانوا يطلبون أُجْرةً زائدة، فما قَبِلْنا طَلِبَتَهم، فأَضْرَبُوْا عَنِ العمل.	يا أخي يوسفُ! أَصْلَحَكَ اللّٰهُ، كان يَنْبَغِيْ لَكَ أن تَقْبَلَ مُطَالَبَاتِهِم، أَلَا تَرٰى كيف غلب الغلاء وعَلَتِ الأسواقُ.
٩. واللّٰهِ، الْيَوْمَ فَهِمْتُ أنّ هٰؤلاءِ المساكينَ الّذِين يعملون في المصانع والمزارع ويَبْنُوْن بُيُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ في الإِرْتِقَاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْإِنتِصارِ على الأَعْدَاءِ.	صدقت يا أخي! لَوْلَا هٰؤلاءِ الذين نَحْسِبُهم ضُعَفَاءَ ونَحْتَقِرُهُم، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحياةُ وضاقَتْ علينا الأرض بما رَحُبَتْ، ولهٰذَا قال المصلح الأعظم الرسول الأكرم ﷺ: اِبْغُوْنِي في ضُعَفَائِكُم، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْن وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُم. اُنْظُر! كَيْف أَلْحَقَ نَفْسَهُ الشّرِيفةَ بالضُّعَفَاءِ والمساكين العامِلِينَ كَي نُكَرِّمَهُم ولا نُحَقِّرَهُمْ.
١٠. أَعْظِمْ بِهٰذا النَّبِيّ الأُمِّيّ الّذي كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، ما أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ	صَدَقْتَ واللّٰهِ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ بهم ما نُحِبّ لِأَنْفُسِنَا، وَ نُعَامِلَهم مُعَامَلَةَ الإِخْوانِ، إِذًا تَهْنَأَ الْمَعِيشَةُ

وَتَصْلُحِ الأمور وَيَنْسَدُّ بابُ الإِضْرَابِ.	الأُمَرَاءَ والضّعفاءَ في صَفٍّ واحدٍ! يا لَيْتَنا لَوِ اتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنا غالِبِينَ.

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔

۲۔ کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟

۳۔ جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنّت میں داخل ہوگیا۔

۴۔ وہ دولڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔

۵۔ وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ استانیاں ہیں۔

۶۔ مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

۷۔ یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔

۸۔ وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو۔

۹۔ ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کردیا۔

۱۰۔ تیرے پاس عن قریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:

بیٹا![1] تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے، مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[3] کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

---

[1] یا بُنَيَّ یا صرف بُنَيَّ۔　[2] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔　[3] رَبَّاكَ

سوالات نمبر ۱۷

۱۔ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

۲۔ضمیر بارز اور مستتر کیا ہے؟

۳۔ ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

۴۔اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

۵۔اسمائے موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

۶۔اسمائے موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

۷۔اسمائے موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسمائے استفہام بھی ہوتے ہیں؟

۸۔صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا ہے؟

۹۔ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔

١ . يُقَالُ لِلرَّجُل .... يُفَصِّلُ الثِّيابَ ويَخِيطُها: خَيَّاطٌ.

٢ . اَلْمَرْأَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا: مُمَرِّضَةٌ.

٣ . اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمُ .... يَخِيْطُوْنَ الثِّيَابَ.

٤ . وَالْأَسَاكِفَةُ هُمُ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ.

٥ . اِشْتَرَيْت هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ.

٦ . الرَّجُلَانِ............ جَاءَاكَ هما أَخَوَا يُوْسُفَ.

٧ . النِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ: مُعَلِّماتٌ.

۱۱۔ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو۔

١ . قرأتُ الكتاب الّذي ....

٢. جَاءَ الوَلَدُ الّذي ....

٣. هٰذانِ الكتابانِ اللّذَانِ............

٤. خُذِ الكِتَابَيْنِ اللَّذَيْن ....

٥. هل يستوي الّذين .... والّذِيْنَ ....

٦. هذه السّاعةُ الّتي ....

٧. أكلتُ التُّفّاحَتَين اللّتين ....

٨. أرَأَيْتَ المُعَلّمَاتِ اللّاتِي ....؟

٩. اِحْتَرِمْ مَنْ ....

١٠. كُلْ مَا ....

١٢۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَ الَّذي عَلَّمَكَ.

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

إِعْرَابُ الاِسْمِ

۱۔تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔

اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل، مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا إِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں) ہوتا ہے اور جب کوئی اسم حرفِ جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالتِ جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں، جن کا ذکر چوتھے حصّے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی، اس لیے یہاں بالاختصار بطورِ تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کردیا جاتا ہے۔

۱۔ اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ مَحْمُوْدٌ کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لیے لفظ مَظْلُوْم مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ۱: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے، وہ یہی مفعول بہ ہے۔

۲۔ اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لیے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعولِ مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

۳۔ اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ یا اَلْمَفْعُوْلُ لِأَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لیے بغیر حرفِ جر کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لاجلہٖ (جس کے لیے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں، وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لیے مارا) اس جملہ میں تَأْدِيب أَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لیے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِيب کہیں تو مطلب وہی ہوگا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر أَدَّبْتُهٗ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہوں گے ''میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا'' اس لیے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

۴۔ اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لیے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلّم کے سامنے سبق یاد کیا) صَبَاح وقت بتلاتا ہے اور أَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

۵۔ اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوِ معیّت کے بعد واقع ہو۔ واوِ معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ''ساتھ''۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِع کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واوِ معیّت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واوِ عطف (جسکے معنی ہیں ''اور'') اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ''میں گیا اور نئی سڑک گئی'' یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳: مفعول معہ اسی ترکیب میں متعیّن ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اور واو عطف اور واو معیّت دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الأميرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ''سردار لشکر کے ساتھ آیا'' یا ''سردار اور لشکر دونوں آئے'' مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہوسکتا ہے۔[1]

تنبیہ ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰى بـ ''إِلَّا'' (إِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو إِلَّا کے بعد مذکور ہو تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے:

---

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت کے بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زَیْد کو قَوْم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قَوْم کو مستثنیٰ منہ اور زَیْد کو مستثنیٰ کہا جائے گا۔

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو إِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے إِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں إِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ، مَا ضَرَبْتُ إِلَّا لِصًّا.

تنبیہ ۵: استثنا کے لیے لفظ غَيْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے، ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے، اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصّے میں آئے گی۔

۷۔ اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الْأَمِيرُ مَاشِيًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ''کس طرح'' یا ''کس حالت میں'' کے جواب میں بولا جائے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔[۱] اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط

[۱] یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

اکثر واو ہوتا ہے جسے واوِ حالیہ کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعامُ حارٌّ (مت کھا جب کہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جاءَ الْخلیلُ یَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مستتر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جاء الرشیدُ وَهُوَ یَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "هُوَ" مبتدا ہے اور "یَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلاً منصوب۔

۸۔ اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲۔ تمیز وہ اسم ہے جو ایک مبہم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مبہم ہے جو بہتیری [بہت ساری] چیزوں کے لیے بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳۔ تمیز کو ممیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دور کرے اسے ممیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ ممیَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتابًا ومنًّا سَمْنًا (گھی) وصاعًا[۱] بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کی اعتبار سے زیادہ ہے۔

---

[۱] صاع ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

۱۶۔تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ’’کیا چیز‘‘ یا ’’کس چیز میں سے‘‘ یا ’’کس حیثیت سے‘‘ کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسمائے عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِائَةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۶: اسمائے عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملے گی۔

۹۔ اَلْمُنَادٰی

۱۸۔منادٰی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یَا، أَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔منادٰی کا کچھ بیان حصّہ اوّل سبق (۱۱) میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے، مگر اس وقت جب کہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے، یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے: یا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

۲۰۔اگر منادٰی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُوْنَ.

۲۱۔حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: يُوسُفُ! أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا. يَا رَبِّي کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا.

تنبیہ ۷: تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸: منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِيْ يَا اَللّٰهُ. یہ بھی یاد رکھو کہ يَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ المنصوبُ بـ "لَا" لنفْيِ الْجنْس

۲۲۔جنس کی نفی کے لیے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد) سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے معرب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ. لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ایسے لَا کے بعد تثنیہ وجمع بھی حالتِ نصبی میں ہوں گے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹: إِنَّ اور اس کے أَخَوَات کا اسم اور كَانَ اور اس کے أَخَوَات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق (۳۷) میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰: مرفوعات و منصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصّے میں آئے گا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۱

أَبْشَرَ (بِهٖ) خوش خبری پانا، خوش ہونا	اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا
أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا	أَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰى (۴-و) پرورش پانا	أَزَالَ (۱-و) دور کرنا، مٹا دینا
أَبَدًا ہمیشہ	أَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے	ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی، کم ہمتی	دَاءٌ بیماری
دَهْرٌ زمانہ	ذِرَاعٌ (جـ أَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا	صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا
تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا، قادر ہونا	حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا، ملنا	عَاشَ (ض، ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا، چھوڑ دینا	عَشِيْرَةٌ (جـ عَشَائِرُ) قبیلہ، کنبہ
عِفَّةٌ پاک دامنی	عَيْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں	مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا، خیال کرنا
مَعْهَدٌ (جـ مَعَاهِدُ) مقام	مَوْرِدٌ (جـ مَوَارِدُ) گھاٹ، پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی	نَمِرٌ (جـ نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو:

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں:

١ . لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا. ٢ . كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا.

٣ . تَدُوْرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ. ٤ . يَثِبُ النَّمِرُ وَثُوْبَ الْأَسَدِ.

٥ . يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں:

١ . اِخْتَرْتُ الخليلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهٖ واعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ، واحْتَرَمْتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ.

٢ . يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وطَلَبًا للعلمِ والْمَجْدِ.

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا ودَعَا قومَه لَيْلًا ونهارا فما أَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا[۱] اسْتِكْبَارًا.

١ . وَضَعْتُ الكتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ والْحِذَاءَ تَحْتَهَا.

٢ . سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا ومِائَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَأَلْفَ مِيْلٍ بالطَّيَّارَةِ.

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں، ذیل کی مثالوں میں واوِ معیّت ہی ہوسکتا ہے:

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا، یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خَالِدٌ و غروبَ الشمسِ. سَارَ التِّلْمِيذُ وَالكتابَ. اِذْهَبْ

[۱] مفعول مطلق ہے۔

والشّـارِعَ الـجَدِيْدَ. ان مثالوں میں واوِ عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ میں واوِ عطف ہوتو معنی ہوں گے ''میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی'' یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واوِ معیّت بھی ہوسکتا ہے اور واوِ عطف بھی۔

سَافَرَ خالدٌ وَأَخَاه (یا وأَخُوْهُ)۔

حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ)۔

نَجَحَتْ سُعَادُ[1] وَأُخْتَهَا (یا وَأُخْتُهَا)۔

جاءَ السيّدُ و خَادِمَهُ (یا و خَادِمُهُ)۔

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے ان میں واوِ عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لیے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا:

١. تَعَانَقَ خالدٌ وأَخُوْهُ. ٢. تَخَاصَمَ أَحْمَدُ وحَسَنٌ.

٣. اِشْتَرَكَ فِي التِّجارةِ نَجِيبٌ ومُحَمَّدٌ.

۵۔ حال کی مثالیں:

١. عَادَ الجيشُ ظَافِرًا. ٢. لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا.

٣. أَقْبَلَ المظلوم بَاكِيًا. ٤. اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغيرًا سَادَ كَبِيْرًا.

٥. قَابَلْتُ الْقَاضِيَ رَاكِبِيْنَ.[2] ٦. رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا.

٧. لَا تَحْكُمْ وَأَنْتَ غَضْبَانُ.

---

[1] لڑکی کا نام ہے۔

[2] رَاكِبِيْنَ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے، یعنی میں قاضی سے ملا جب کہ دونوں سوار تھے۔

٦۔ اَلْمُسْتَثْنٰی بہ "إِلَّا" کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے "کلامِ تام مثبت" کہتے ہیں، اس میں مستثنٰی کا نصب متعیّن ہے۔

١. لِكُلِّ داءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ. ٢. فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا.

٣. أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً. ٤. فَرَّ اللُّصُوصُ إِلَّا وَاحِدًا.

کلام تامّ منفی، اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسبِ حالت اعراب بھی:

١. لَمْ يَرْبَحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدَ (يا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ).

٢. لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ إِلَّا بَعْضَهم (يا إِلَّا بَعْضُهم).

٣. لَمْ يُقْطَعِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (يا شَجَرَةٌ).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنٰی منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنٰی کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

١. مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تِلْمِيذٌ. ٢. لَمْ يَرْبَحْ إِلَّا المجتهدُ.

٣. لَا تُصَاحِبْ إِلَّا الْأَخْيَارَ. ٤. لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ إِلَّا فَاعِلُهُ.

٥. لم يُقْطَعْ إِلَّا شَجَرَةٌ.

٧۔ تمیز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:

عِنْدِيْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا.

عدد کی تمیز:

عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا.

جملوں کی تمیز:

١ . طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً.　　　٢ . حَسُنَ الغلامُ كلامًا.

٣ . اَلذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيمَةً.　　٤ . اَلْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلامًا.

۸۔ منادیٰ کی مثالیں (منادیٰ مضاف کی مثالیں)

١ . يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللّٰهِ.　٢ . يَا سَيِّدَ! الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ.

٣ . رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وفي الْاٰخرةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

٤ . ربِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ.

منادیٰ مشابہ بالمضاف کی مثالیں:

١ . يَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ.　　　٢ . يا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ.

٣ . يَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ.

منادیٰ نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں:

١ . يا مُغْتَرًّا! دَعِ الْغُرُوْرَ.　　　٢ . يا مجتهدًا! أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ.

٣ . يا مُؤْمِنًا! لا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ.

منادیٰ نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

١ . قُمْ، يَا وَلَدُ.　　　٢ . يا أُسْتَاذُ! عَلِّمْنِيْ.

٣ . يا صِبْيَانُ! اجْلِسُوْا.　٤ . لَا تَخَافُوْا غَيْرَ اللّٰهِ، يٰاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ! (دیکھو درس ۱۱)

منادیٰ علم مفرد کی مثالیں:

يا مُحَمَّدُ. يا أَحْمَدُ. يا اَللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.

۹۔ لا لنفي الجنس کی مثالیں:

۱. لا نِعْمَةَ أَعْظَمُ مِنَ الإِيْمَانِ. ۲. لَا شَفِيْعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ.

۳. لَا أَنِيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

٤. لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ. ٥. لَا قَبِيْحًا فِعْلُهٗ محمودٌ.

تنبیہ ۱۱: مفعول بہ، اسم إِنَّ اور خبر کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لیے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ٦٠

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا. (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

أَدَّبْتُ	وَلَدِيْ	تَأْدِيْبًا
فعل بافاعل،	مضاف مضاف الیہ مفعول بہ	مفعول مطلق

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا. (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لیے مارا)

ضَرَبْتُ	وَلَدِيْ	تَأْدِيْبًا
فعل بافاعل	مرکب اضافی مفعول بہ	مفعول لہ

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۲: لفظ تَأْدِيْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ (۴ اور ۵) میں دیکھو۔

۳. مَكَثْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا. (میں مکّہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)۔

(مَكَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے۔

(فِيْ) حرفِ جر

(مَكَّةَ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں اس پر فتحہ آیا ہے، (دیکھو درس ۱۰-۷)

جار مجرور متعلق ہے فعل سے۔

(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ، یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔

فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

٤. سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ. (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(وَ) حرفِ معیّت ہے۔

(الشَّارِعَ الْجَدِيْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

٥. عاد الجيشُ ظافِرًا. (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)۔

(عَادَ) فعل ماضی

(الجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال

(ظَافِرًا) حال ہے فاعل کا۔ اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶. لا تشْرب الْماءَ كَدرًا. (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)۔

(لا تشْرب) فعل بافاعل

(الْماءَ) مفعول بہ ہے اور ذوالحال ہے۔

(كَدرًا) حال ہے مفعول کا اس لیے منصوب ہے۔

فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷. لا تحْكُمْ وَأَنْت غَضْبَانُ. (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصّہ میں بھرا ہو)۔

(لا تَـحْـكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْـتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے، یہی فاعل ذوالحال ہے۔

(وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے۔

محلاً مرفوع (غَـضْبَـانُ) خبر ہے مرفوع ہے، مگر غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا، یہ جملہ اسی لیے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸. اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا. (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل

(عِشْرِيْنَ) اسم عدد، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ اس کا نصب يْنَ سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد ممیّز ہے۔

(كِتَابًا) تمیز یا ممیّز ہے اس لیے منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹. یا عبدَ الکریمِ اِقْرَأْ هٰذَا الْکتابَ. (اے عبدالکریم یہ کتاب پڑھو)

(یَا) حرف ندا (عَبْد) منادٰی مضاف ہے اس لیے منصوب ہے۔

(الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے۔

(اِقْـرَأْ) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (أَنْـتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے، مرفوع المحلّ ہے۔

(هٰذَا) اسم اشارہ مبنی ہے، محلاً منصوب ہے، کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے۔

(الْـکتابَ) مشار الیہ وہ بھی منصوب ہے، کیونکہ اسم اشارہ اور مشار الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل ومفعول کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا، ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:

لَا شَيْءَ أعزُّ عند العاقلِ من وَطَنِهِ الّذی ترَبّٰی صَغیرًا فوقَ أَرْضِهٖ وتَحْتَ سمائه، وَانْتَفع زَمَنًا بِنبَاتِهٖ وحَیَوَانِهٖ، وعاش فیه اٰنِسًا وأهلَه[1] وعشیرتَه[2] لم یألِف إلّا معاهدَه، ولم یَرِد إلّا مَوارِدَه، نظر قبلَ کلَّ شيءٍ شکله، فصادفَ حُبُّه قلبا خالیا فتَمَکَّنَ مِنه. ولا یعیش الإنسان عَیشا رَغَدًا، ولا یسعد سعادةً تامّةً إلّا إذا أصبح أهل بلاده عارفین لحقوقهم وواجباتِهم، وأمسی العلم بینهم أرفعَ الأ شیاء قیمةً وأعزَّها مطلوبا. فیا طالبَ الشَّرَف! أَحْبِبْ وطنَك حُبًّا وصُنْه صَوْنا رعایةً لحقهٖ. فإنّ حُبَّ الوطن من حمید الخصال، بل کما قیل: حبّ الوطن من الإیمان.

---

[1]، [2] مفعول معہ ہوسکتا ہے۔

مشق نمبر ۶۲

مِنَ الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو:

۱ . اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.[1]

۲ . وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ[2] اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا.

۳ . وَرَتِّلِ[3] الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا.

۴ . يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ[4] قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا.

۵ . وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً[5] وَّاَصِيْلًا.[6]

۶ . وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا.

۷ . قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

۸ . وَجَآءُوْا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ.

۹ . اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ.[7]

۱۰ . اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاةِ[8] اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا[9] مِّنْ اَنْفُسِهِمْ.

۱۱ . فَاَتْبَعَهُمْ[10] فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا[11] وَّعَدْوًا.[12]

۱۲ . وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

---

[1] بالکل ظاہر　[2] تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا　[3] رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

[4] کملی یا چادر اوڑھنے والا　[5] صبح سویرے　[6] شام کا وقت

[7] فائدہ، کام کی چیزیں　[8] رضا مندی　[9] مضبوط بنانا

[10] پیچھا کیا　[11] تلاش کرنا　[12] دوڑنا

۱۳ . اِنَّا اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا[1] وَّنَذِيۡرًا.[2]

۱٤ . وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِيۡدِ، وَالنَّخۡلَ[3] بٰسِقٰتٍ[4] لَّهَا طَلۡعٌ[5] نَّضِيۡدٌ[6] رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ.

۱٥ . وَجَزٰهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّحَرِيۡرًا، مُّتَّكِـِٕيۡنَ[7] فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ، لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا.[8]

۱٦ . وَلَا تَمۡشِ فِي الۡاَرۡضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ[9] الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا.

۱۷ . اِنِّيۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا.

۱۸ . فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا.

۱۹ . وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً.

۲۰ . اَللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ.

۲۱ . كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ.

۲۲ . كُلُّ نَفۡسٍ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ[10] اِلَّا اَصۡحٰبَ[11] الۡيَمِيۡنِ.

۲۳ . مَا اُوۡتِيۡتُمۡ مِنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا.

۲٤ . مَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلٌ.

---

[1] خوشخبری دینے والا [2] ڈرانے والا

[3] نَخۡلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت، واحد کے لیے نَخۡلَةٌ کہیں گے۔ [4] بَاسِقٌ اونچا (درخت)

[5] کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں۔ [6] گچھے دار، گندھا ہوا۔

[7] اِتَّكَأَ (ک-و) تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔ [8] سخت سردی، ٹھر۔ [9] خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا۔

[10] گروی [11] دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

٢٥. هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ.

٢٦. إِنْ[1] هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ.

٢٧. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

٢٨. لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ.[2]

٢٩. فَلَا رَفَثَ[3] وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ[4] فِي الْحَجِّ.

٣٠. لَا إِكْرَاهَ[5] فِي الدِّينِ.

٣١. يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ.

٣٢. يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.

٣٣. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ[6] كَافَّةً.[7]

٣٤. قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ[8] الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ.

٣٥. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.

٣٦. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا.[9]

٣٧. إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ.

٣٨. إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا[10] طَوِيلًا.

٣٩. إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ[11] كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ.

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے یعنی نہیں۔ [2] نَجْوٰی سرگوشی، تنہائی میں مشورہ کرنا۔ [3] ہم بستری

[4] جھگڑا [5] أَكْرَهَ (ا) مجبور کرنا، زبردستی کرنا۔ [6] امن، صلح، اسلام۔

[7] سب کے سب، پورے پورے۔ [8] نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ [9] أَخْطَأَ (ا) غلطی کرنا۔

[10] مشغلہ، کاروبار۔ [11] بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا۔

مشق نمبر ۶۳

مَكْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى عَمِّهٖ

عَمِّي الْمُحْتَرَمَ!

السّلام عليك ورحمة اللّٰه وبركاته

بَعْدَ إِهْداءِ تحيّة السّلام مع الإكرام أُبْدِيْ لحضرتك ما يطمئنّ به قلبك، وأُبَشِّرك بِشارةً يسرّك ويسرّ والِدَيّ المعظّمين (أدامكم اللّٰه مسرورِين) وهي أَنّي بحَوْلِ[1] اللّٰه وكرمه أتممت الجزء الثالث من كتاب "تسهيل الأدب في لسان العرب" فَأَحْمد اللّٰهَ حمدًا كثيرا وأشكرهُ شكرا جميلا على ما مَنَّ عَلَيَّ بالعلم والفهم.

يَا عَمِّ (=يا عَمِّي)! إِنّي ما نَسِيْتُ ولَنْ أَنْسٰى ذلك الوقتَ حِيْنَ دَخَلْتُ المدرسةَ طلبًا للعلم ورغبةً في العلوم العربية، وكنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربي، وكان حدّثنى بعض الطّلاب أَنّ العربيَّ أَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا وتعليمًا، فلمّا أتيتَ بي عند المدير وَأَوْقَفْتَنِيْ[2] أَمامَه، دُهِشْتُ[3] دَهْشَةً وقُمْتُ متحيّرا متوحّشا في بَدْءِ[4] الْأَمْرِ، وكاد قلبى يَنْصرِف عن المدرسة جُبْنًا[5] وخوفًا حَيْثُ لا صدِيقَ لِي ولا أَنِيْسَ. فعرفتَ يا عمّي الشّفوقَ! من بَشَرَتِيْ[6] حديثَ القلبِ وتوجّهتَ إليّ توجُّهَ الرَّحمةِ والشَّفَقَةِ، وتَحدَّثْتَنى باللُّطْف تَسْلِيَةً[7] لقلبي ودفعًا لخوفي. فتشجّع[8]

---

[1] طاقت۔ [2] أَوْقَفَ (ا) کھڑا کرنا۔ [3] میں دہشت زدہ ہوگیا۔ [4] شروع میں۔

[5] بزدلی، کم ہمتی۔ [6] بَشَرَةٌ چہرہ، کھال کی سطح۔ [7] تسلّی دینا۔ [8] دلیر ہوگیا۔

بِكَلامِك جَأْشِيْ[1] وانْدَفَعَ تحيُّري ووحشتي. وبعد ذلك لَاطَفَ[2] بِيَ المديرُ مُلاطفةَ الوالدِ وأَزالَ عن قلبي الرّوعَ،[3] فَصَمَمْتُ[4] عزمي على تحصيل العربي ثِقَةً باللّٰه وتوكّلاً عليه، وبدأت الجزء الأوّل من الكتاب المشارِ إليه، فبعدَ قليلٍ امتلأَ[5] صدري[6] فرحًا وشوقًا حيثُ علمتُ أَنّ تعلُّمَ العربي ليس صَعْبا كما يظنّ بعضُ الطُّلّاب. وأَقْبلتُ على حِفْظِ الدّروس إِقبالَ الظَّمْآنِ على الماء، وبذلتُ كُلَّ جهدِي في تحصيل العلم صباحًا ومساءً. لِأَنّي أَتَذَكَّرُ دائما يا سيّدي نصائِحك الثّمينةَ الّتي تَلقَّيْتُهَا منك حينَ وَدَّعْتَنِي في المدرسة، ومنها قَوْلُكَ: "لا ينال المجدَ إلّا المجتهدُ ولا يَخِيْبُ إِلَّا الغافلُ الكسلانُ" فبفضل اللّٰه قرأتُ الجزء الأوّل بثلاثة أشهر وهكذا الجزءَ الثانِيَ. أَمَّا الجزءَ الثالثَ فَقرأْتُهُ في خمسة أشهر، لأنّهُ مُضاعَفٌ فِي الحَجْمِ (یا حجمًا) من الأوّل والثاني. فأتممت ثلاثة أجْزاءٍ في مُدّةِ أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا، وَلَمْ أَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ ولا صُعُوْبَةٍ.

وَالْآنَ يا سيّدي قلبي مَلْآنُ فرحًا وسُرُورًا وشُكرًا، لأنّي لَمّا أقرأ القرآن أفهم أكثَر معانيه ولا يصعب عليّ فهمُ مطالبه إلّا قليلًا. وأرجو من اللّٰه تعالٰى أَنّي أَكُوْنَ أَفْهَمُ كُلَّهُ إذا قرأت الجزء الرابع تمامًا. فللّٰه الحمد أوّلًا وآخرًا.

هٰذا! ولا بَرِحَ سيّدي العمُّ في خيرٍ وعافيةٍ مع سائر أهل بيته الأماجد،

---

[1] جَأْشٌ دل۔ [2] مہربانی سے پیش آنا۔ [3] خوف۔

[4] صَمَّ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا [5] بھر گیا۔ [6] سینہ، دل۔

وأُهْدِيْ إِلٰى والِدَيّ المكرَّمين وإلٰى جميع إخوتي وأَخَوَاتي سلاما محفوفا بِأَشْوَاقي إلٰى مُشَاهَدَتِكم أجمعين.

دمتَ سالمًا لابن أخيك

رَشِيد

دهلي

يوم الجمعة، الحادي والعشرون

من شهر ذي الحجة الحرام ١٣٦٢هـ

تَمَّ الجُزءُ الثّالث الجديد من كتاب تسهيل الأدب بحول اللّٰه وتوفيقه، ويليه الجزء الرابع تقبله اللّٰه مني ونفع به الطالبين وسهل به ويسّر فهم القران المبين. وآخر دعوانا أن الحمد اللّٰه رب العلمين.

١٣٦٤هـ

طبع شده رنگین مجلد

تفسیر عثمانی	حصن حصین
خطبات الاحکام لجمعات العام	تعلیم الاسلام (مکمل)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر)	بہشتی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین	آداب المعاشرت
تعلیم الدین	زاد السعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)	معین الفلسفہ
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر المنطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
تاریخ اسلام	بہشتی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلم (اول، دوم، سوم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریما	پند نامہ
آسان اُصول فقہ	

کارڈ کور/مجلد

اکرام مسلم	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فضائل اعمال

زیر طبع

عربی کا معلم (چہارم)	معلم الحجاج
صرف میر	نحو میر
تیسیر الابواب	

المطبوعة ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم (٧مجلدات)	الموطأ للإمام محمد (مجلدين)
الهداية (٨مجلدات)	مشكاة المصابيح (٤مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
شرح العقائد	تيسير مصطلح الحديث
تفسير الجلالين (٣مجلدات)	المسند للإمام الأعظم
مختصر المعاني (مجلدين)	الحسامي
الهدية السعيدية	نور الأنوار (مجلدين)
القطبي	كنز الدقائق (٣مجلدات)
أصول الشاشي	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغه	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
متن الكافي مع مختصر الشافي	
هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)	

ستطبع قريبا بعون اللّٰه تعالىٰ

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الموطأ للإمام مالك	الجامع للترمذي
ديوان الحماسة	ديوان المتنبي
التوضيح والتلويح	المعلقات السبع
شرح الجامي	المقامات الحريرية

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)